

نالی مجلس سینا حکومت حمیری شاہزادہ رحمان

پریشانیوں کا واحد رعایا

ج ۹۰۳ ہفتہ
حمر نبووہ

INTERNATIONAL
URDU WEEKLY

KHATM-E-NUBUWWAT

KARACHI
PAKISTAN

جلد: ۲۲ / جلد اثنی سو / ربیع المطابق ۱۴۲۵ھ / ۱۹ ستمبر ۲۰۰۴ء شمارہ: ۱۲

حست فرمادہ
ساع الہیں

رجمۃ اللہ علیہ

ساع الہیں

توہین بیہ او
مرزا قادریانی

بُذریٰ اسلام

اکاذب و عقیدہ

کوچھ حفاظات

تقویٰ کے فضائل و برکات

انہدام قصداً جائز نہیں ہے البتہ دوسری مسجد مذکورہ بالا ضرورت کے تحت بنائے ہیں، لیکن اس کو آباد کرنے کے لئے پہلی مسجد کو منہدم نہیں کیا جاسکتا۔

خواب میں بزر و سفید موتی دیکھنا علم و حکمت کی دلیل ہیں:

س:.....ایک باشرع پابند صوم و صلوٰۃ آدی خواب میں یہ دیکھتا ہے کہ اس کے دائیں ہاتھ کی مٹھی میں بہت سارے بزر و سفید رنگ کے موتی ہیں اور کچھ بکھرے موتی اس کے سامنے زمین پر موجود ہیں، جن کو دو اشنا کر پہلے سے موجود موتیوں میں ملا کر اپنی اونک میں اکٹھا کر لیتا ہے۔ اس خواب کی کیا تعبیر ہو گی؟

ج:.....بزر و سفید موتی علم و حکمت کی دلیل ہیں۔ اور حکمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا نام ہے جو موتی گرے ہوئے ہیں وہ ان سنتوں پر عمل ہیجرا نہیں۔ البتہ ان پر عمل کی کوشش کر دیا ہے۔ اس کو چاہئے کہ اتابع سنت کا اہتمام کرے اور جو سنیں ضائع کر دی گئی ہیں ان کا بھی اہتمام کرے۔

خواب میں اپنے آپ کو نور کا منبع دیکھنا:

س:.....ایک آدمی جو پابند صوم و صلوٰۃ اور باشرع ہے اور طریقت تصوف میں اولیاء اللہ سے وابستہ ہے وہ اپنے آپ کو خواب میں ایک نور کے منع میں دیکھے اور غائبانہ آواز سے یہ سئے کہ "اصلی محمد عبدی در سولی" اب اس خواب دیکھنے والے کو کیا یہ "اصلی محمد عبدی در سولی" پڑھنا چاہئے؟ اس خواب کی کیا تعبیر ہے؟

ج:.....خواب میں نے گئے الفاظ کا ضبط متعین نہیں۔ اس نے "صلی علی محمد عبدی و رسولی" ہو گا۔ گویا اس شخص کو کثرت درود و شریف کا اشارہ کیا گیا ہے۔



چیزے انہیں اور ٹھیکیدار کہتے ہیں وہ صحیح ہے؟ یا اس (کچھ) مسجد کو وہاں کھڑا کرنا چاہئے تو کیسے کھڑا کرنا چاہئے؟

ج:.....مسجد خواہ کچی ہو یا پکی اس کو یا اس کے کسی حصہ کو ہٹانا اور اس جگہ کو کسی اور کام میں استعمال کرنا جائز نہیں۔ ٹھیکیدار اور انہیں صاحبان کو چاہئے کہ نہر کو قم دے کر مسجد کے درے درے سے گزاریں ورنہ تمام لوگ جو اس کام میں شریک ہیں خانہ خدا کی ویرانی کی وجہ سے گناہگار ہوں گے اور جس طرح انہوں نے خدا کا گمراہ ویران کیا، اللہ تعالیٰ ان کے گھروں کو اجازدیں گے۔

پہلی مسجد کو آباد کرنے کیلئے دوسری مسجد

کو شہید کرنا جائز نہیں:

س:.....ایک قدیم مسجد جو چاروں طرف سے درختوں باغات سے ڈھکی ہوئی ہے علاقہ انتہائی گرم گری ناقابل برداشت حتیٰ کہ مقتندوں نے کہا کہ ہم گری میں نماز پڑھنے نہیں آئیں گے، مسجد کسی طرف سے بڑھائی بھی نہیں جاسکتی تو کیا سو قدم کے فاصلہ پر مسجد ثانی کا بنانا جائز ہے یا نہیں؟ اگر جائز ہے تو ظاہر ہے دونوں مسجدوں میں جماعت نہیں ہو سکتی تو پھر قدیم مسجد کو منہدم کر دیں یا بند کر دیں؟

ج:.....ایک مسجد کا دوسری مسجد کے لئے باقاعدہ ہے میں اپنے معلوم کرتا ہوں۔ آپ سے یہ معلوم کرتا ہوں کہ

سپریٹ اسٹ ایمان
حضرت نبی حنفی محدث
سپریٹ
حضرت نبی حنفی اکتوبر

بیان

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ خارجی
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع الہدی
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جalandھری
مناظر اسلام حضرت مولانا اال حسین اختر
محدث الحصر مولانا سید محمد یوسف نوری
فائی قادریان حضرت القدس مولانا محمد حیات
شید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
امام الہست حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن
حضرت مولانا محمد شریف جalandھری
مجاہد تم نبوت حضرت مولانا تاج محمود
مولانا عبدالرحیم اشعر

مجلس ادارت

مولانا اکرم عبدالرازق اسکندر

مولانا نیشنل احمد

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علام احمد میاس حماڑی

مولانا نذیر احمد تونسی

مولانا منظور احمد احمدی

مولانا سید محمد جلال پوری

صاحبزادہ طارق محمود

مولانا محمد امیل شجاعی ابادی

سید اطہر عظیم

سرگوشش شیخ: محمد اقبال رانا

تائیم بیات: جمال عبدالناصر شاہ

تائیل میسران: حشمت جبیب ایڈوکٹ، منظور احمد میالہ وکٹ

کاٹل ورکر: محمد ارشاد قوم، محمد فضل عزان



جلد: ۲۳ شمارہ: ۱۲ / جادی الٹی ۲۰۰۴ / رجب ۱۴۲۵ھ مطابق ۱۹ آگسٹ ۲۰۰۴ء

مدیر

مولانا اللہ رو سایا

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جalandھری



اس شمارے میں

4

(مولانا نذری الحمد تونسی)

6 (مولانا سید محمد راجح حنفی ندوی)

10 (اتاہب: حافظ محمد سعید دہلی حنفی اتوی)

12 (مولانا محمد ساجد حسن)

16 (حکیم محمد احمد بیگ)

18 (مولانا محمد علی صدیقی)

20 (اورا)

21 (اورا)

24 (اورا)

اواریہ

ظیروں اول سیدنا ابو بکر صدیقؓ

پیشہ کے ایمان و تقید کی حکمات

پیشہ کا واحد علاج

اتقیٰ کے فناکل و برکات

حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا نذری الحمد رحمۃ اللہ علیہ

لڑکیں سچی اور مرزا تاہدیانی

اخبار عالم پر ایک نظر

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، اسٹرالیا، جاپان۔

یہ پافریت: میڈیا سوسائٹی، عرب تحدید عرب مملکات، بھارت، شرقی ہند، ایشیائی ممالک، ایک اسٹریکٹ

زر تعاون اندونیشیا: میڈیا سوسائٹی، مالے، سالانہ: ۳۵۰، زر پے شش ماہی: ۷۵، ایک اسٹریکٹ

زر تعاون اندونیشیا: میڈیا سوسائٹی، مالے، سالانہ: ۳۵۰، زر پے شش ماہی: ۷۵، ایک اسٹریکٹ

35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مکتبہ ختنہ خود، لیورپول، انگلستان
Zirat-e-Khatm-e-Nabuwat
Zirat-e-Khatm-e-Nabuwat
Ph: 0151-7087878
Ph: 0151-7087878

بازار ختنہ، کراچی، پاکستان
Jama Masjid Babur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi
Ph: 92-21-3444777
Ph: 92-21-3444777
Ph: 7780337 Fax: 7780320

مسلمانوں کے لئے امتحان کا وقت

دنیا بھر میں مسلمانوں کے قتل عام کا سلسلہ زور و شور سے جاری ہے۔ مختلف الممالک و اقیات میں سال روائی کے آغاز سے لے کر اب تک ہزاروں ہلکہ شاید لاکھوں مسلمان شہید کے جا پکے ہیں۔ عراق، فلسطین، افغانستان، چین، ناگپور یا تھائی لینڈ سمیت دنیا کے مختلف ممالک میں یہ تکروں مسلمان، یہودی و عیسائی دہشت گردیوں اور دیگر مذاہب کے شدت پسندوں اور ان کے ناؤں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کر پکے ہیں۔ مسلمانوں کو شہید کے جانے کے واقعات اس حقیقت کی طرف نشاندہی کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے خلاف پورے عالم کا کفر اکٹھا ہو چکا ہے اور ہر غیر مسلم ملک مسلمانوں کے قتل عام میں برابر کا حصہ لے رہا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ بعض نہاد مسلم ممالک بھی بے غیرتی کی تمام حدود پار کر کے مسلمانوں کے قتل عام کی اس عالمی مہم کا حصہ بننے ہوئے ہیں۔ ہر ماہ ہزاروں مسلمانوں کو تہذیق کیا جا رہا ہے۔ عالمی ضیر مردہ ہو چکا ہے۔ اس کے تن مردوں میں صرف اس وقت جان آتی ہے جب کوئی یہودی، عیسائی، قادریانی یا کوئی اور غیر مسلم مرتا ہے۔ اس وقت عالمی ضیر پورے زور و شور سے واویا کرتا ہے۔ مغربی میڈیا اور دنیا کے دیگر ذراائع ابلاغ اس وقت اس کی حق و پاکار کو ہڑے غور سے سنتے ہیں اور اس کی حمایت میں اسلام اور مسلمانوں پر چڑھ دوڑتے ہیں۔ مغربی میڈیا اس وقت اس پھرے ہوئے دھشی کتے کی مانند ہو جاتا ہے جسے کسی بے ضرر خرگوش پر چھوڑ دیا گیا ہو۔ مغربی میڈیا کا رخ اس وقت اسلام، مسلمانوں، دینی مدارس اور دیگر اسلامی اداروں کے خلاف بے نیا درپر و پیگنڈا اہم چلانے کی طرف ہو جاتا ہے۔ مظلوم مسلمانوں کی طرف سے دنیا کی توجہ اتنی کامیابی سے ہٹائی جاتی ہے کہ لوگوں کو بھول کر بھی یہ خیال نہیں آتا کہ مغربی میڈیا اس گروہ کا ترجمان ہے جس نے مسلمانوں کی لاشوں کے اوپر اپنی فتح کے جنڈے گاڑے ہیں اور مسلمانوں کی لاشوں پر فتح کے بینار تعمیر کئے ہیں۔ گویا وہی تماشہ ہوتا ہے جسے شاعر نے یوں منظوم کیا ہے کہ:

دامن پ کوئی چیخت نہ خیز پ کوئی داغ
تم قتل کرو ہو کہ کرامات کرو ہو

نام نہاد "مہذب دنیا" جس کا دامن لاکھوں مسلمانوں کے خون سے آلوہ ہے، خود بھی دکھاوے کے طور پر اسلام کو "امن پسند مذهب" قرار دیتی ہے لیکن پیشہ چھپے چھرا گھوپنے کے اپنے طرز عمل کو بھی جاری رکھتی ہے۔ کل تک بعض مسلم ممالک کے حکمران "دنی دنیا" کے حامی تھے اور اس کے کاز کے علمبردار تھے تو انہیں ہر طرح نوازا جاتا تھا اور دشمن کے مقابلے پر انہیں بے اندازہ اسلحہ دیا جاتا تھا اور ان کی ہر طرح حمایت کی جاتی تھی لیکن جب وہ مسلم حکمران "دنی دنیا" کے لئے ناکارہ ہو گئے تو ان مسلم حکمرانوں سے اسلامی ممالک کو آزاد کرنا "دنی دنیا کا قانون" نہ ہوا۔ اگر بات "آزادی" تک محدود رہتی تو شاید اسے مکافات عمل قرار دیا جاتا لیکن "آزادی" کے اس نام نہاد عمل کے دوران ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کا جو قتل عام کیا گیا جس میں بوڑھے بچے، عورت کی کوئی تیز نہیں رکھی گئی، مغربی ممالک بالخصوص "دنی دنیا" کے حکمران اس کا کیا جواب دیں گے؟ اور اسے کس طرح درست نہیں کیں گے؟ ایک فرد کی خاطر ہزاروں لاکھوں بے گناہ انسانوں بوڑھوں بچوں اور عورتوں کو قتل عام کا نشانہ بنانا اور اس سے کہیں زیادہ



تعداد کو بے گھر کر دینا ”دنی دنیا“ کا کون ساتا نون ہے؟ کیا یہ ظلم و نا انسانی نہیں؟ کیا یہ عالمی معاشرے کو عہدِ جاہلیت میں دوبارہ دھکیلے کی کوشش نہیں؟ کیا مغربی حکومتیں انسانیت سے گرے ہوئے اپنے اس طرزِ عمل کی وضاحت کر سکتی ہیں؟ یہ مسلمان جو شہید ہوئے کوئی دہشت گرد نہیں تھے۔ یہ معاشرے کے عام افراد تھے۔ ان کا ”جم“ بس مسلمان ہونا اور خداۓ وحدہ لا شریک اور اس کے پاک رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنا ہے۔

اس موقع پر ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ مسلم امر کو چاہئے کہ اقوامِ متحده سمیت تمام عالمی اداروں میں دنیا بھر میں جاری مسلمانوں کے اس سفا کا نقل عام کے خلاف آوازِ اٹھانے کے ساتھ ساتھ ان تمام ممالک سے جوابِ طلبی کرے کہ جنہوں نے اس قتل عام میں حصہ لیا کہ ان ممالک نے مسلم اقلیت کا قتل عام آخر کس بنیاد پر کیا؟ مسلم سربراہان کسی قسم کی نرمی سے کام نہ لیں بلکہ حقیقت سے ان ممالک کے سربراہان سے باز پرس کریں۔ اگر یہ حقیقت کی گنجائی تو یہ سلسلہ چل نکلے گا اور ہر غیر مسلم ملک مسلمانوں کے لئے قتل گاہ بن جائے گا۔ ہم دنیا بھر کے عام مسلمانوں سے بھی یہ کہنا چاہیں گے کہ وہ غیر مسلم ممالک بالخصوص مغربی ممالک کے حوالے سے اپنی آنکھوں پر بندھی رواداری کی پئی اتنا پچھنچنیں اور انہیں اپنادوست ملک سمجھنا ترک کر دیں۔ وہ یہ بات یاد رکھیں کہ مغرب ایک خون آشام درندہ ہن چکا ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ اس کی پیاس روئے زمین پر ہنے والے مسلمانوں کے خون سے ہی بھکتی ہے اور اپنی پیاس کے سمجھانے کے لئے یہ خون آشام درندہ آخری مسلمان کے خون کے آخری قطرے تک کو پیٹنے کا تجہیز کر چکا ہے، یہ درندہ اس وقت تک مسلمانوں کا خون بہاتا رہے گا جب تک اسے یہ یقین نہ ہو جائے کہ وہ دنیا سے مسلمانوں کو ختم کر چکا ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں کو متحد ہو کر اسلام اور مسلمانوں کی سر بلندی کے لئے کام کرنا چاہئے اور دنیا کے کسی بھی گوشے میں ہنئے والے مسلمان کے ساتھ کسی بھی قسم کے ظلم و زیادتی یا ان کے قتل عام کی صورت میں ہر ممکن اقدامات اٹھانے چاہئیں اور ظالم کو ظلم سے ہر صورت میں روکنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ دنیا بھر میں ہنئے والے مسلمانوں کا اجتماعی فریضہ ہے جس کی ادائیگی وقت کا تقاضا ہے۔

ضروری اعلان

ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کے اندر وہیں اور وہیں ملک کے تمام قارئین کے نام بقایا جات کی ادائیگی کے سلسلے میں یاد دہانی کے خطوط ارسال کئے جا چکے ہیں۔ جن حضرات کے نام بقایا جات واجب الادا ہیں وہ فوراً اپنی رقم بنام ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کراچی بذریعہ منی آرڈر چیک یا ڈرافٹ ارسال فرمائیں فرمائیں۔ پنجاب کے بعض علاقوں سے یہ شکایات موصول ہو رہی ہیں کہ پوسٹ میں اضافی چارج وصول کرتے ہیں جبکہ ہفت روزہ ختم نبوت رجسٹرڈ رسالہ ہے جسے پاکستان پوسٹ آفس کی جانب سے ڈاک کے رعایتی نرخ یعنی ایک روپے کے ڈاک نکٹ کی سہولت حاصل ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ رسالہ پر ایک روپے کا ڈاک نکٹ لگے ہونے کی صورت میں کسی قسم کا اضافی چارج ڈاکیہ کو ہرگز نہ دیا جائے۔

(ادارہ)

نوٹ : خط و کتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کی وضاحت ضرور فرمائیں۔

خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

قربان کر دیا۔ جب سیدنا صدیق اکبر نے اسلام قبول کیا تو ان کے پاس مال تجارت میں بھی ہوئی رقم کے علاوہ چالیس ہزار درہم نقد موجود تھے، وہ سب کے سب آپ نے اشاعت اسلام اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے قربان کر دیے۔

تمام تکالیف اور مصائب میں سفر و حضر میں احمد و بدر میں غار و مزار میں، جاں ثاری و غنواری میں زندگی ساری میں سرکار و عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق و غنوار و وقاردار اور نبوت کا شاہکار نظر آتے ہیں:

نبوت کا غم خوار صدیق اکبر
رفیق و وقاردار صدیق اکبر

نبوت ہے قدرت کا شکاہ کار بے شک
نبوت کا شاہکار صدیق اکبر

جج کے ایام میں مختلف اطراف سے آئے ہوئے لوگوں کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کی دعوت دیتے تو سیدنا صدیق اکبر آپ کے ساتھ ہوتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کا تعارف ایسے بہترین انداز میں لوگوں سے کرتے جس کے نتیجے میں ہزاروں افراد اسلام کی تعلیمات

عالیہ سے روشناس ہوتے اور یکمروں افراد اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل کرتے جن میں ہوئے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں، جو آنفاب نبوت کی شعاؤں سے فیضیاب ہو کر آسان

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف نہ لاتے ہوں۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان فرمایا تو اس موقع پر حضرت ابو بکر صدیق تجارت کی غرض سے مکہ سے باہر گئے ہوئے تھے۔ جب آپ سفر سے واپس مکہ تشریف لائے تو مکہ کے سرداروں سے ملاقات ہوئی، دوران گنتگو یعنی بات معلوم ہوئی، سرداران مکہ نے حضرت ابو بکر صدیق کو بتایا کہ ابوطالب کے تیم نجیب، آپ کے دوست محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ سن کر صدیق اکبر کا دل

مولانا ناندیراحمدتونسی

بے قرار ہو گیا، محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے فوراً تیار ہوئے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سب سے پہلا سوال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے متعلق کیا، جواب ملتے ہی فوراً اسی مجلس میں بلاچوں و چراگروں جھکا دی، کلہ پڑھ کر مشرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہو گئے۔

سیدنا صدیق اکبر اسلام قبول کرنے کے بعد دن رات تلخ اسلام اور خدمت اسلام میں مصروف ہو گئے کاروبار، جان و مال، عزت و آبرہ، مال و زر، سارا گھر، اہل و عیال، ساری زندگی کا سرمایہ خدمت اسلام اور خدمت نبی آخر الزمان پر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نبوت و رسالت کا اعلان فرمایا اور لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دی تو مردوں میں سب سے پہلے جس خوش نصیب ہستی نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر بیک کہہ کر آپ سُکی پیش کردہ اسلام کی دعوت کو قبول کر کے مشرف بہ اسلام ہونے کا شرف حاصل کیا، وہ یار غار و مزار سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہستی ہے۔

آپ کا صلی نام عبد اللہ ہے، القب صدیق و حقیق اور کنیت ابو بکر ہے، آپ کے والد کا نام عثمان اور کنیت ابو قافہ ہے، والدہ کا نام سلی رضی اللہ عنہا اور کنیت ام الخیر ہے، آپ کا شجرہ نسب ساتویں پشت میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے، عمر کے اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ تقریباً ڈھانی سال تھوڑے تھے۔

سیدنا صدیق اکبر بڑے نرم دل اور بردار تھے، خود بھی صحابی والدین بھی صحابی اور اولاد بھی صحابی اور اولاد کی اولاد بھی صحابی ہونے کا اعزاز بھی آپ کو حاصل ہے۔ اسلام قبول کرنے سے قبل بھی حضرت ابو بکر صدیق کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر بڑے اچھے اور دستاں مراسم تھے۔ قبول اسلام کے بعد تو یہ مراسم اتنے بڑے کے صدیقہ کائنات ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کوئی دن ایسا نہ گز رات تھا

تفصیل اس کی یہ ہے کہ ایک روز خلاف معمول دو پھر کے وقت تیز دھوپ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سر پر چادر ڈالے ہوئے صدیق اکبر کے گھر تحریف لائے۔ صدیق اکبر نے والہان استقبال کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو بکر! بھرت کی اجازت آگئی ہے، یہ سن کر صدیق اکبر نے بے ساختہ سوال کیا: یا رسول اللہ! میری رفاقت؟ آپ نے ارشاد فرمایا: رفاقت کی بھی اجازت آگئی ہے، یہ سن کر صدیق اکبر تحریف سرت سے روئے گئے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس روز یہ دیکھ کر مجھے احساس ہوا کہ آدمی خوشی میں بھی روتا ہے۔ اسی وقت صدیق اکبر نے تیاری کر کے آپ کی رفاقت میں سفر بھرت کیا، اسی رفاقت اور عظیم الشان سفر کا تذکرہ کرتے ہوئے کلام الہی قرآن مجید کی آیت نازل ہوئی۔

آیت نذکورہ میں مثالی ایمان اور محبت لازوال کی طرح صدیق اکبر کی بے مثال صحابیت کا تذکرہ بھی موجود ہے، اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ وہ خوش بخت و خوش نصیب صحابی ہیں جن کی صحابیت کی گواہی قرآن کریم نے دی ہے اور آپ کی صحابیت کا مکمل دراصل قرآن کریم کا مکمل شارہوگا اور جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ صحابیت ان کی چار نسلوں میں چلی خود صحابی، والد صحابی، بیٹا صحابی، پوتا صحابی اور یہ وہ شرف ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی الرضا رضی اللہ عنہ سے کسی صحابی کو حاصل نہ ہو سکا۔

صحیح بات تو یہ ہے کہ یہ مقام ان کو فنا فی الرسول کے اعلیٰ ترین درجے پر فائز ہونے کے سب ملا کہ انہوں نے اپنی ذات و جذبات خیالات و

میدان کا رزار میں وہ جان باز سپاہی، مشورہ کے وقت وہ اعلیٰ حرم کے مشیر بالمدیر، ناصاعد حالات میں وہ پھر کی چنان سے زیادہ مضبوط نظر آتے ہیں اور سازگار حالات میں ان سے زیادہ رحیم و کریم عابدان نصف شب میں ان سے زیادہ کوئی عابد و زاہد اور شب زندہ دار نظر نہیں آتا۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ صحابہ کرامؓ کی جماعت میں سب سے زیادہ بہادر تھے، غزوہ بدرب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حنافت کا شرف بھی آپؓ کو حاصل ہوا، غزوہ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حنافت کرنے والوں میں آپؓ پیش پیش تھے۔ صدیق اکبر نے تمام غزوتوں میں اپنی دلیری و جرأت و بہادری اور تکوار کے خوب جو ہر دکھائے۔

الغرض جس حیثیت سے بھی دیکھیں سیدنا صدیق اکبر تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین میں ممتاز نظر آتے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم تو سارے ہی آسمان ہدایت کے درخشنده و تابندہ ستارے ہیں، مگر غایفہ اول سیدنا صدیق اکبر کی بات ہی کچھ اور ہے۔ ان کا ایمان باکمال صحابیت بے نظیر و بے مثال، ان کی خلافت کا زمانہ اگرچہ دو سال اور چند ماہ ہے، مگر فتوحات سے مالا مال ہے، ان کا عاشق رسول لازوال ہے، ٹانی الشین ان کا آسمانی خطاب ہے، ان کا ہر ایک کارنامہ بے

مش و لا جواب ہے، خصوصاً سفر بھرت کے موقع پر صدیق اکبر نے بے مثال قربانی پیش کر کے عشق و محبت کی جو لازوال داستان رقم کی ہے، رہتی دنیا تک امداد محمدیہ انہیں اس وفاداری و جان ثاری پر خزان عقیدت پیش کرتی رہے گی اور قرآن مجید نے ہرے اہتمام سے واقعہ بھرت کا تذکرہ کر کے اس کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔

ہدایت کے درخشنده و تابندہ ستارے بنے، قریش کے ذی اثر گھر انوں کے چشم و چراغ بھی آپ کی تبلیغ کی بدولت دائرہ اسلام میں داخل ہوئے، اس کے علاوہ، نہضت بلالؓ یعنی کمزور اور جرم بے گناہی میں کفار کمکے مظالم کی پچھلی میں پسے والے متعدد افراد کو آپ نے خرید کر کفار کمکے طوق غلامی سے بیرون کے لئے نجات دلائی۔ اسی اشارہ اور خدمت اسلام کے پیش نظر ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ وسوی اور مالی قربانی کے سلسلہ میں میرے اوپر سب لوگوں سے زیادہ احسان ابو بکر صدیقؓ کا ہے۔

مسجد نبویؐ کی زمین جو دوستیم بچوں کی ملکیت تھی، جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے خریدنے کا ارادہ فرمایا تو اس کی تمام رقم ابو بکر صدیقؓ نے ادا فرمائی۔ سفر بھرت کے موقع پر آپؓ کے گھر میں تقریباً پانچ ہزار درہم نقد موجود تھے، وہ تمام رقم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخراجات سفر کے لئے ابو بکر صدیقؓ نے ساتھ لے لی اور ایک پیسہ بھی گھر میں نہ چھوڑا، اسی طرح غزوہ تبوک کے موقع پر جب رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے لئے پندرہ کی اپیل فرمائی تو تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے ہر چیز کا اس میں حصہ لیا اور سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے تو سارا گھر پیش کر دیا:

بہر اسلام ہر ایک نے بے دھڑک مال و وزر دیا کسی نے ثلث لادیا تو کسی نے نصف گھر دیا اور عائشہؓ کے بابؓ نے دیا تو اس قدر دیا خدا کے نام کے سوا جو کچھ تھا لاگر دے دیا سیدنا صدیق اکبر تمام معاملات میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دست راست اور شیر خاص نظر آتے ہیں، اگرچہ حیثیتیں مختلف رہیں، مثلاً

سابقہ مذہب کو اختیار کر کے اسلامی حکومت کے خلاف بغاوت کا جنڈا بلند کیا۔ صدیق اکبر نے ان ٹینوں گروہوں کے خلاف بیک وقت اعلان جہاد فرمایا کہ تھوڑی سی مدت میں ان تمام فتوں کو پوند خاک کیا اور تمام بغاوتیں پکل کر دو بارہ ان علاقوں پر پرچم اسلام بلند کر کے نظام اسلام کا نفاذ کیا۔

غایب اول سیدنا سید اکبر نے منصب خلافت سنبھالتے ہی مذکورین ختم نبوت کی بخش کرنی اور اس عکین فتنہ کی سر کوبی کی طرف خصوصی توجہ مبذول فرمایا کہ جریل اسلام سیف من سو فاطمہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی قیادت باسعادت میں ایک عظیم الشان لشکر ترتیب دے کر مذکورین ختم نبوت کے سر غنہ میلہ کذاب سے غمٹنے کے لئے یہاں کی طرف روانہ فرمایا اور مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کے پیش نظر آپ نے اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جبھیں کو اس لشکر میں شمولیت کی ترغیب دی، جس کے نتیجے میں اصحاب بدر، مفسرین، محمد شین، حفاظ اور قراء، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، جمعیں نے خصوصی طور پر اس لشکر میں شمولیت کی سعادت حاصل کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والوں کا قلع قلع کرنے کے لئے تیار ہوا، غایب اول نے اس لشکر کے لئے خصوصی مشاورت بھی فرمائی اور فوجی افسران کو خصوصی بدایات سے بھی فواز، لشکر اسامہ کے بعد یہ دوسرا لشکر تھا جسے بڑی اہمیت کے ساتھ خلیفہ اول نے روانہ فرمایا، پہلے لشکر میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا معاملہ تھا اور اس دوسرے لشکر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے تھنڈا کا معاملہ تھا، تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جبھیں کے اجماع کے ساتھ آپ نے اس جہاد کا اعلان فرمایا۔

آسمان ٹوٹ پڑے گا یا مجھے زمین ٹوکل جائے گی تب بھی میں اس لشکر کو ضرور روانہ کروں گا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا ہے اسے ہر حال میں پورا کر کے رہوں گا۔ میں اس جنڈے کو ہرگز نہیں کھوں سکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے باندھا ہو اور نہ ہی اس لشکر کو روک سکتا ہوں ہے آپ نے خود روانہ فرمایا ہو۔“

چنانچہ منصب خلافت سنبھالنے کے بعد آپ نے سب سے پہلا حکم لشکر اسامہ کی روائی کے بارے میں صادر فرمایا اور خود تعریف لے جا کر ہدایات دے کر اس لشکر کو روانہ فرمایا۔ اس لشکر کی روائی سے اطراف مدینہ میں نہیں بلکہ روم مک اس اسلامی لشکر اور اسلامی حکومت کی دھاک بینیگی اور اردادی تو تین مسلمانوں سے خوفزدہ ہو گئیں، چنانچہ لشکر اسامہ چالیس روز کے بعد فتح و کامرانی کے جنڈے گاڑتا ہوا واپس آگیا۔ شام کا یہ حملہ اسلام کے حق میں بے حد مظید ثابت ہوا، مذاہین اور مرتدین کے دلوں میں لشکر اسلام کی قوت کا رعب بینیگیا، اس طرح سیدنا صدیق اکبر کے اس اقدام نے اسلام دشمن طاقتوں کے خوٹے پت کر دیئے۔

دوسرے صدیقی میں فتنہ ارتداد میں طریقوں سے اسلام اور اہل اسلام کے خلاف حملہ آور ہوا، ایک گروہ جوئے مدعاہن نبوت کے گرد جمع ہو کر مسلمانوں کے خلاف صعف آ را ہوا، دوسرے گروہ نے زکوٰۃ اور اسلام کے بعض دلگیر احکامات کا اثار کر کے اسلام سے بغاوت کا راست اخیار کیا اور تیرے گروہ نے اسلام سے مخرف ہو کر ایسے کام جسے

نظریات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں گم کر دیا تھا۔ صدیق اکبر کی زندگی کا ایک ایک واقعہ اس بات کا گواہ ہے کہ وہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں غرق اور فنا ہو چکے تھے: پرواںے کو شع، بُلبل کو پھول بس صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد سیدنا صدیق اکبر نے خلافت جیسا غیر معمولی منصب سنبھالا تو چاروں طرف سے اسلام کے خلاف فتنے سراخاتے نظر آئے، اور مسلم قبائل اسلام سے برگشت ہو کر مسلمانوں کے بخاف ہو گئے، مذکورین زکوٰۃ کا فائز مسلمانوں پر حملہ آور ہونے کے لئے تیار کھڑا تھا، مذکورین ختم نبوت اسود غصی، طیجہ اسدی، سچا ہوتا جا رہا تھا اور مسیلہ کذاب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے بغاوت کر کے اسلام کے خلاف ایک مضبوط مجاہد کھوں دیا تھا۔ ان پریشان کن حالات میں خلیفہ رسول سیدنا صدیق اکبر نے ان تمام فتوں کا ذلت کرمتا بلہ کیا اور خداداد صلاحیت، جرأت، ہمت، عزم و استقبال اور اپنی روشن لکھر سے وہ کاربارائے نمایاں انجام دیئے جو تاریخ اسلام کی پیشانی کا نور ہیں۔

پھر ایرانی اور روی شہنشاہیت کا تختہ اللہ کے لئے (جن کے مظالم سے دنیا کراہ رہی تھی) سب سے پہلے صدیق اکبر نے جہاد کا علم بلند کیا، اور لشکر اسامہ کی روائی کے حق میں آپ نے دو نوک موقف اختیار کرتے ہوئے جو الفاظ ادا فرمائے ہیں وہاں کے عشق رسول اور ان کی جرأت و بہادری اور درست موقف پر ذلت جانے پر گواہ ہیں:

”واللہ! اگر مجھے یہ معلوم ہو جائے کہ لشکر اسامہ کی روائی کے باعث مجھ پر

جتنی بیوی

میں اسلامی پر چم کی بلندی کا باعث ہے۔ اس اعتبار
دن رحلت فرمائی تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے
بُواب دیا: دو شنبہ کے دن پھر دریافت فرمایا کہ آج
کون سادوں ہے؟ عرض کیا گیا: دو شنبہ فرمانے لگے:
مجھے امید ہے کہ میری وفات بھی آج ہوگی۔

دو برس، تین ماہ اور نو دن تک مند خلافت پر
جلوہ افروز رہ کر تریسٹر برس کی عمر میں ۲۲ جمادی
اللّٰہی نبی دو شنبہ ۱۳ ہجری کو آپ اس دار قافی سے
رخصت ہو کر دار بھائی یعنی آخرت کی طرف روانہ
ہوئے۔ خلیفہ نبی، مراد عجیب، دام حیدر حضرت عمر
فاروقؓ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور روپ صاطبر
میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں مدفن
ہوئے یعنی اس جگہ جو رشک جنت کھلاتی ہے۔ اللہ
تعالیٰ ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا
فرمائے۔ آمین۔

☆☆.....☆☆

دن رحلت فرمائی تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے
بُواب دیا: دو شنبہ کے ساتھ پوری ہوئی کہ اس امت کے
آب و تاب کے ساتھ پوری ہوئی کہ اس امت کے
سب سے بڑے محسن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں:
ہے زمانہ محرف صدیق تیری شان کا
صدق کا، اخلاص کا، ایمان کا، ایقان کا
تجھ سے پھیلاناور اسلام عرب میں اور شام میں
مٹ گیا نام ارتاد و کفر کے طغیان کا، شیطان کا
انباء کے بعد رجہ ہے تیرا سب سے بلند
متفقدا ہے تو علیؑ کا ابو ذر و سلمانؓ کا
کے، جمادی الثانی ۱۳ ہجری کو حضرت ابو بکر
صدیقؓ مرض بخار میں جلتا ہو کر بیمار ہوئے، تقریباً
پندرہ دن تک مسلسل بخار رہا، انتقال کے روز امام
المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
دریافت فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس

مورخین لکھتے ہیں کہ اس معز کے میں مسیلہ
کذاب سیست تمیز ہزار مسیلہ، لفکر اسلام کے
باتخواں جہنم رسید ہوئے اور باقیوں نے تو پر کر کے
از سر نو اسلام قبول کیا جبکہ لفکر اسلام میں سے تقریباً
ہارہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعیت نے جام
شہادت نوش فرمایا، جن میں سات سو صحابہ کرام
قرآن مجید کے حفاظ اور قراءہ تھے اتنی بڑی تعداد
میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعیت نے قربانی پیش
کر کے مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت کو مسلمانوں پر واضح
کر دیا اور صدیق اکبرؓ کے اس نیٹے سے یہ بات
 واضح ہو گئی کہ عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی بنیاد
اور ایمان کی روح ہے، خلیفہ اول کی یہ سنت ہر دو ر
میں مسلمانوں کے لئے مسئلہ ختم نبوت کی حفاظت
کے سلسلے میں ایک حکم کا درجہ رکھتی ہے، اس طرح
صدیق اکبرؓ نے اپنی خلافت کے ابتدائی چند ماہ
میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جائشی کا حق ادا
کرتے ہوئے اسلام کے خلاف ہونے والی ہر
سازش کو پیوند زمین کر کے اللہ تعالیٰ کی توحید اور
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا جہنڈا بلند
کیا۔ آج بھی اگر مکرین ختم نبوت خصوصاً قادیانی
فتد کے خلاف خلیفہ اول کی سنت پر عمل کیا جائے تو
انشاء اللہ نصرت خداوندی مسلمانوں کا استقبال
کرے گی۔

خلیفہ اول نے صرف ان فتوؤں کو خاک
میں طایا بلکہ دینی اور دینیوں دونوں اعتبار سے
اسلامی حکومت کو احیا کام بخش کر اسلامی فتوحات کا وہ
سلسلہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری دور
میں شروع ہو گیا تھا، دوبارہ جاری فرمادیا۔ چنانچہ
دور صدیقی میں فتوحات کا وہ طویل سلسلہ شروع
ہو گیا جو بعد میں آنے والے ادوار میں یورپی دنیا

عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے

مرزا غلام احمد قادریانی کو نبی سبھنا منصب نبوت کے ساتھ گھیں مذاق ہے
لندن (نمازندہ خصوصی) عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے۔ نبی اکرم صلی
اللہ علیہ وسلم کی ذات ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ انسانیت کو آپؓ کے بعد کسی نے نبی کی
ضرورت نہیں۔ مرزا غلام احمد قادریانی کو نبی سبھنا منصب نبوت کے ساتھ گھیں مذاق ہے۔ عقیدہ
ختم نبوت کی وجہ سے امت محمدیؓ کو تمام امتوں پر فضیلت دی گئی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی
 مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکز یہ مولا ناخواجہ خان مجدد، ذاکر عبد الرزاق اسکندر، مولا نا اللہ و سایا،
مولانا منظور احمد احسینی، منتی خالد محمود، مولا نا محمد سلیم دھورات، مولا نا صاحبزادہ عزیز احمد، قاضی
احسان احمد، حافظ محمد گنگن، منتی محمد اسلم، قاری محمد باشم اور دیگر نے لندن اور یمسٹر میں مختلف
اجماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ قادریانیت عالم اسلام کے لئے ایک
ناؤں کی حیثیت رکھتی ہے۔ دنیا بھر کے ایک ارب میں کروڑ سے زائد مسلمان قادریانیت کو مسترد
کر چکے ہیں۔ سامر اجی قتوں کے بھروسے پر چلنے والی قادریانی تحریک جلد ہی اپنے مظلقی انعام کو
چکنچھے والی ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ قادریانیوں کا ہر جمازو پر ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا
اور انہیں مسلمانوں کو گراہ کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دی جائے گی۔

نَبِيُّ الْإِسْلَامَ كَمَا وُقِيلَ لَنَا حَفَاظَ عَلَى

یہ جہاں دینی تعلیم کا جب خاتمه ہو گیا یا خاتمه کر دیا
گیا تو وہاں دو ایک نسلوں کے بعد دین ختم ہو گیا۔
ایسے ملکوں اور علاقوں کی مشائیں موجود ہیں، اس
لئے کہ ایک نسل سے دوسری نسل کو دین اور طریقہ
زندگی منتقل ہوتا ہے، نسل جب بدلتی ہے، اس کو اگر
دین منتقل نہ ہو سکے، دین کی وہ تعلیمات اس کو
حاصل نہ ہوں، وہ طریقہ زندگی اس کو حاصل نہ ہو تو
وہ نسل اپنی پرانی نسل کی طرح نہیں ہو سکتی بلکہ وہ
اس سے مختلف ہو گی۔

ہم اپنے سامنے عام مسلمانوں میں اسلام
اور اسلام کی تعلیمات کا جواہر دیکھ رہے ہیں، یہ نتیجہ
ہمارے بڑوں کی کوششوں کا ہے۔ ہمارے باپ،
دادا نے ہماری جو فکر کی، ہم کو دین دار رکھنے کی جو
کوشش کی اور اس بات کی کوشش کی کہ ہم مسلمان کی
حیثیت سے زندگی گزاریں، اس کا نتیجہ ہے کہ آج
ہم مسلمان کی حیثیت سے اس وقت سامنے نظر
آ رہے ہیں، لیکن آئندہ آنے والی نسل اسی وقت
مسلمان رہ سکتی ہے جب ہم اس کو مسلمان رکھنے کی
فکر کریں۔ اس کو ہم کس طرح مسلمان رکھ سکتے
ہیں؟ اسکوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کر کے تو
وہ مسلمان نہیں رہ سکتی، ہمیں اس کی بنیاد بنا لی پڑے
گی، اس کی بنیاد میں اسلامی تعلیمات کو اسلامی
عقیدہ کو داخل کرنا پڑے گا اور اسلامی طریقہ زندگی
ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے متعدد ممالک ایسے

الله بخارک و تعالیٰ کی طرف سے اس کے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے ذریعہ سے ہم تک پہنچائی گئیں، ہم ان
تعلیمات پر جتنا عمل کرتے رہیں گے اور ان
تعلیمات کی جتنی حفاظت کریں گے، اسی حفاظ سے
ہماری حفاظت ہو گی۔ یہ امت انسانی حفاظ سے تو
دنیا کی دوسری امتوں ہی کی طرح ہے، لیکن اس
امت کا جو شخص اور امتیاز ہے، وہ اس کی ربانی اور
آسمانی تعلیمات کی وجہ سے ہے، اور وہ تعلیمات
بڑی حد تک عملی ہیں، وہ جب عمل میں آتی ہیں، تب
اپنا اصل کام اور اپنا اثر و حکایتی ہیں، اگر وہ کتابوں
میں ہی رہیں تو ان کا زندگی پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور
وہ تعلیمات اسی وقت محفوظ رہتی ہیں، جب ان کو
محفوظ رکھنے کی صحیح کوشش کی جاتی ہے۔ دینی تعلیمی
کوںل حقیقت میں اسی لئے قائم ہوئی ہے کہ
مسلمانوں کی جو نئی نسل ہے وہ دین سے کم از کم اتنی
ضرور واقف ہو جائے کہ اس کو اپنی عملی زندگی
میں حالات جیسے بھی پیش آئیں، وہ اپنے عقائد اور
ذہنی تعلیمات کو باقی رکھ سکے اور جب اسکوں اور
کالجوں میں اس کو تعلیم حاصل کرنی ہو تو اس سے وہ
اپنے دین سے برگشت نہ ہو سکے، بلکہ اپنے دین کی
بنیادوں پر قائم رہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کے متعدد ممالک ایسے
در اصل ان تعلیمات کے ذریعہ سے ہے جو تعلیمات

یہ ایک مسلم امر ہے کہ جہاں مسلمان
اکثریت میں ہوتے ہیں، ان کی اپنی حکومت اور اپنا
نظام ہوتا ہے، اور اس نظام پر انہیں قابو اور اختیار
ہوتا ہے، اس صورت میں وہاں عام مسلمانوں کو
اپنے دین و عقیدہ کی حفاظت کی زیادہ فکر کرنے کی
 ضرورت نہیں پڑتی، کیونکہ وہاں یہ ذمہ داری
حکومت اور اس کی انتظامیہ پر عائد ہوتی ہے جو اس
علاقہ اور اس ملک کی ذمہ دار ہوتی ہے، لیکن جہاں
مسلمان اقلیت میں ہوں اور ملک کا نظام اور قوم کی
ذہنی و ثقافتی ضرورتوں کو حکومتی سطح سے پورا کرنے کا
نظام ان کے باتوں میں نہ ہو تو وہاں انہیں اپنی اس
ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جمہوری اصولوں پر
بنی اختیار سے کام لیتے ہوئے جماعتی سطح پر انتظام
کرنا ہوتا ہے، اس سلسلہ میں اگر بہتر فکر مندی ہو تو
بہتر نتائج سامنے آتے ہیں، ورنہ جتنی کوتاہی ہو، اسی
کوتاہی کے حفاظ سے نتاں نگ مرتب ہوتے ہیں اور اگر
کوتاہی ہے تو نتاں نگ سامنے نہیں آتے۔

یہ امت حقیقت میں اپنی اسی طرح کی فکر
مندی اور اپنی اسی طرح کی کوشش کی بنا پر اس وقت
تک باقی ہے، جہاں اس امت نے اپنی بقا کے لئے
اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے کوششیں کیں
وہاں اس کی بقا رہی اور اس دین کی حفاظت ہوئی۔
امت کی خصوصیات کی حفاظت اور اس کی بقا

مولانا سید محمد راجح حسني ندوی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تفصیلات دیکھیں تو حیران رہ جائیں، اعداد و شمار دیکھیں تو گھبرا جائیں، دور کیوں جائے؟ آپ کے ملک کے اندر جو مختلف مشریعات کام کر رہی ہیں، ان کو دیکھا جائے تو اس بات پر بہت افسوس ہو گا کہ غیر مسلم اتحاد کام کر رہے ہیں، اور ہم ان کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں کر رہے ہیں۔

ملی کاموں کے سلسلہ میں ہمارے سامنے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہوتا ہے کہ فتنہ کہاں سے آئے گا؟ اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی ہو گی، اپنے مال کی کچھ ترقیاتی دینی ہو گی، ہم اپنی صحت پر خرچ کرتے ہیں، اپنے مکانات کی رہائش کی سہولیات پر خرچ کرتے ہیں، اپنے بچوں کی تعلیم پر صرف کرتے ہیں، لیکن اپنے دین کی حفاظت پر ہم کتنا خرچ کرتے ہیں؟ ہم اس کا جائزہ لیں کہ ہماری آمدی کا کتنا حصہ ہے جو ہمارے دین کی حفاظت پر خرچ ہوتا ہے؟ اور ہماری صحت کی حفاظت پر کتنا خرچ ہوتا ہے؟ ہماری رہائش کی سہولیات پر کتنا خرچ ہوتا ہے؟ تو ہم کو اندازہ ہو گا کہ دین پر ہم جو خرچ کرتے ہیں، وہ صفر کے برابر ہے، اپنے بچوں کو دین دارہ نانے اور ان کو دین سے وابستہ رکھنے کے لئے ہم کیا خرچ کر رہے ہیں؟ اس کا ہم جائزہ لیں تو ہمیں افسوس ہو گا کہ ہم بالکل بھی خرچ نہیں کر رہے ہیں۔

اس لئے ضرورت ہے کہ ہم جو کچھ کر سکتے ہوں، ہمارے بس میں جو کچھ ہو اس میں ہم کو بالکل کوئی نہیں کرنی چاہئے۔ کوشش کے بعد بہر حال آدمی کو کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا یہی نظام ہے کہ کوشش کرنے والے کی کوشش کامیاب ہوتی ہے، ہم جب کوشش کریں گے تو اثناء اللہ ہم کو پوری کامیابی حاصل ہو گی۔

☆☆.....☆☆

دین پسند افراد نے حکومت سے اس بات کی اجازت لے لی کہ ابتدائی تعلیم کے سلسلہ میں قرآن مجید کے مکاتب قائم کر سکیں، ان مکاتب میں لاکھوں طلباء نے تعلیم حاصل کی، اس کے بعد وہ دنیاوی تعلیم میں چلے گئے، دنیاوی تعلیم میں کوئی انحصار نہ ہا، کوئی ذاکر نہ ہا، کوئی سول سروں میں چلا گیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پسندہ، ہمیں سال کے اندر دفاتر میں اور زندگی کے ہر شعبہ میں وہ لوگ پہنچ گئے جو دیکھنے میں تو نہیں معلوم ہوتا تھا کہ یہ بڑے دین دار اور مسلمان لوگ ہیں لیکن ان کے دل مسلمان تھے، ان کا عقیدہ مسلمان تھا، اور وہ اسلام کے لئے مرثیہ کو تیار تھے، جس کو حکومت نے بعد میں محسوس کیا اور ان پر پابندی لگادی، تو ہم بچوں کو بچپن میں جو تعلیم دے دیں گے اور جوان کے دماغ میں بخادیں گے، وہ چیز زندگی بھر ان کے ساتھ رہے گی، ان کا راستہ معین ہو جائے گا اور ان کا عقیدہ صحیح ہو جائے گا۔

اس ملک کے اندر ہمیں نئی نسل کی حفاظت کے لئے یہ انتظامات کرنے پڑیں گے، ہم جیسے ہیں، ہو چکے اور ہمارا دوستگی اب ثابت ہو جائے گا، کچھ دنوں بعد جو دور آئے گا وہ نئی نسل کا آئے گا، اس کے دین و عقیدہ کی حفاظت کی پوری ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے اور پچھی بات یہ ہے کہ اگر وہ گمراہ ہوئی ہے اور دین سے اس کا اتعلق قائم نہیں ہوتا ہے تو وہ قیامت کے وزیر ہماری گرفت کر سکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کہہ سکتی ہے کہ انہوں نے ہمیں دین نہیں سکھایا، ہم کہاں سے دین حاصل کرتے؟

ہم دیکھ رہے ہیں کہ دوسری قومیں اس سلسلہ میں بہت کچھ کر رہی ہیں، یعنی دوسری مشریعات بگل دیش میں برمائیں اور انڈو-نیشیا اور ملائیشیا میں کس قدر کام کر رہی ہیں، آسہان کے کاموں کی ترقی میں ایک بڑے ادب کا واقعہ ہے کہ سیکولر اسکولوں میں پڑھنے کی وجہ سے وہ سیکولر ذہن کے حالت ہے، لیکن آخر میں انہوں نے قرآن مجید کی خوبیوں پر ایک کتاب لکھی، اس کے مقدمہ میں انہوں نے لکھا ہے کہ لوگوں کو توجہ ہو گا کہ میں اس موضوع پر کیوں لکھ رہا ہوں؟ کیونکہ میرا جو روایہ اور طریقہ رہا ہے اور میری زندگی جس طرح گزری ہے، یہ کام اس کے مطابق نہیں ہے، لیکن جب میں پچھا تو اپنی ماں کی گور میں لیٹا ہوتا تھا اور وہ قرآن کریم کی تلاوت کرتی تھیں، ان کی آواز مجھ کو بڑی اچھی لگتی تھی، وہ آواز میرے دل میں ایسے گھر کر گئی تھی کہ بالآخر بڑے ہونے پر میرے اندر یہ جذبہ پیدا ہوا کہ اس قرآن مجید کو جسے میں بچپن میں اپنی ماں سے سن کرتا تھا، دیکھوں اور اس کو سمجھنے کی کوشش کروں اور پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھ سے یہ کتاب لکھوائی۔ اس واقعہ میں قابل غور پہلو ہے کہ ایک بچہ کس طرح اپنے بچپن کی سی ہوئی اور یعنی ہوئی باقی اخذ کرتا ہے، اگر گر کے اندر ہم بچہ کو قرآن مجید سے واقعہ نہیں کراتے اور قرآن مجید اس کو نہیں پڑھاتے اور عقائد کی بات اس کو نہیں بتاتے تو وہ کیسے مسلمان رہ سکتا ہے؟ اس لئے کس کو اسکول و کالج میں جا کر وہ تعلیم نہیں ملے گی، جس سے وہ مسلمان رہے۔

ترکی میں انقلاب کے بعد اسلام کو اور اسلامی تعلیم کو بالکل ختم کر دیا گیا تھا، اس کے نتیجے بگل دیش میں برمائیں اور انڈو-نیشیا اور ملائیشیا میں وہاں کے لوگ اسلام سے بالکل ناواقف ہو گئے تھے، ابھی دس پسندہ سال پہلے وہاں کے

اتخاب: حافظ محمد سعید لدھیانی

پریشانیوں کا واحد علاج

بے میں تو بے حس ہوں۔“
پس اسباب بے بس ہیں یہ مسبب حقیقی
خدائے تعالیٰ کے بچتے میں ہیں۔

ہم جب تک حق تعالیٰ کو راضی نہ کریں گے
مصابب دور نہ ہوں گے اور راضی کرنے کا نتھ کا ل
استغفار ہے اور کمال توبہ ہے یعنی حقوق العباد اور حقوق اللہ
کی پوری تکمیل شریعت کے مطابق ہو۔ علامہ آلویؒ نے
تفسیر روح العالمی میں ایک حدیث نقل فرمائی ہے جس
میں واضح کیا گیا ہے کہ دنیا کے اکثر مصابب ہمارے
معاصی کا نتیجہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”تم میں سے جو شخص دنیا میں
نیک عمل کرے گا، اس کی جزا آخرت
میں پائے گا اور جو تم سے شر کرے گا، دنیا
میں مصابب اور امراض دیکھے گا۔“

(روح کی بیاریاں اور ان کا علاج)

قانون مكافات کا یہ ایک قدرتی عمل ہوتا ہے
کہ جیسا کرو گے ویسا ہی تمہارے آگے آجائے گا، اگر تم
نے حق کا مقابلہ کیا خواہ ترک حق سے خواہ معارضہ حق
سے اور اصل سے ہٹ کر بے اصل کی طرف لوٹ
پڑے تو حق بھی جیسیں سزا دینے کی طرف لوٹ پڑے گا:
”اور اگر تم وہی کام کرو گے تو ہم بھی

وہی کام کریں گے حتیٰ کہ معافی کے بعد بھی
اگر بھی حرکت ہوئی تو ادھر سے بھی اعادہ
عذاب کی حرکت ہوگی۔“

قبضہ میں میری جان ہے کہ کسی کو جو کسی لکڑی
سے معمولی خراش لگتی ہے یا قدم کو کہیں انفرش
ہو جاتی ہے یا کسی رگ میں خش ہوتی ہے
یہ سب کسی گناہ کا اثر ہوتا ہے اور جو گناہ اللہ
تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں وہ بہت ہیں۔“
خلاصہ یہ کہ عام انسان جو گناہوں سے خالی
شہیں، ان کو جو بیماریاں، حادث، مصابب، تکلیف اور
پریشانی آتی ہے وہ سب گناہوں کے نتائج اور آثار
ہیں۔ (معارف القرآن)

جب ہم حاکم ضلع کو ناراض کر کے جہن سے
رو بھیں رہ سکتے تو احکم الحکیم کو ناراض کر کے کس
طرح جہن اور سکون سے رہ سکتے ہیں آج ہر طرف
سے پریشانی کی شکایت آتی ہے لیکن اصل علاج کیا
ہے؟ اس طرف خیال نہیں جاتا، اسباب رضا کی تو
نکل ہے مگر رضا یعنی گناہوں سے بچتے کا انتہام
نہیں۔ (مجالس ابرار)

مولانا روم فرماتے ہیں کہ اے انسان! جو کچھ
تجھ پر غم و مصابب اور غلبات غم آتے ہیں وہ سب تیری
بیبا کی اور نافرمانی اور گستاخی کے سبب آتے ہیں۔
پس جب تو غم اور مصابب دیکھے تو جلد استغفار کر
کیونکہ یہم خدا کے حکم سے آتا ہے۔

عربی کے ایک شعر کا ترجمہ یوں ہے: ”دیوار
نے کہا کھونے سے کہ میرے اندر کیوں گھٹتا ہے؟ اس
نے کہا: مجھے کیا دیکھتی ہے؟ اسے دیکھ جو مجھے شوک رہا

مصابب و آلام سے بچتے کے لئے شریعت کی
تعلیمات میں ایک واضح دستور اعمال موجود ہے جس کا
ذیل میں مختصر ذکر کیا جاتا ہے تاکہ جو لوگ مصیبتوں
اور پریشانیوں سے حقیقی معنوں میں بچتا چاہتے ہیں وہ
درجن ذیل پانچ اعمال کا اہتمام کر کے قلبی سکون اور
راحت و آرام حاصل کر سکیں۔

ا: گناہوں سے بچتا اور کثرت سے
استغفار پڑھتا:
مصیبتوں اور پریشانیاں گناہوں کی وجہ سے
آتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”تم کو اے گناہگار! جو کچھ
 المصیب پہنچتی ہے وہ تمہارے ہی ہاتھوں
کے کے ہوئے کاموں سے پہنچتی ہے۔“

جو مصیب ت تم پر آتی ہے تمہارے اعمال کی وجہ
سے آتی ہے پس ہم کو مصیب کے وقت اول تو گناہوں
کو یاد کرنا چاہئے تاکہ اپنی خططا کا اختصار ہو کہ مصیب
سے زیادہ پریشانی نہ ہو کیونکہ اپنی خططا پر جو سزا ہوتی ہے
اس سے دوسرے کی شکایت نہیں ہوتی بلکہ انسان خود
نادم ہوتا ہے کہ میں اسی قابل تھا، پھر اجر کو یاد کر کے کہ
اللہ تعالیٰ نے مصیب کا بہت ثواب رکھا ہے۔ حدیث
میں آتا ہے کہ مسلمان کو جو ایک کاشنا چھتتا ہے وہ بھی
اس کے لئے ایک حسد ہے۔ (فضائل بہر و شکر)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”وَلَمْ يَمْلِأْ لِحَاظَهُ حَسَدٌ“
اسے اس ذات کی جس کے

جحیۃ النبوة

پڑھنے والے کو نقش دیتا ہے اور اس سے عذاب و بلا کو دور کرتا ہے جب تک کہ اس کے حقوق سے بے پرواہی نہ برآتی جائے، صحابہؓ نے عرض کیا کہ اس کے حقوق سے بے پرواہی کیا ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ کی نافرمانی کھلے طور پر کی جائے پھر نہ ان کا انکار کیا جائے اور نہ ان کے بند کرنے کی کوشش کی جائے۔ (مسلمانوں کی پستی کا علاج)

لبذا سب مسلمان اعمال صالحہ کے ساتھ ساتھ تمام گناہوں سے بھی بچنے کی کوشش کریں اور دوسروں کو بھی مکرات سے حکمت و بصیرت کے ساتھ منع کریں، پھر تمام پر پیشانیاں دور ہو جائیں گی۔

پوری دنیا میں اعلاءے کہتا اللہ یعنی اللہ کے فریضے کی ادائیگی میں دشمنان اسلام کی طرف سے مزاحمت اور رکاؤں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔

مصالاب و آلام کا حقیقی اور اصلی علاج یہی ہے کہ (۱) تمام گناہوں سے بچا جائے، (۲) دوسروں کو یکیوں کی ترغیب دی جائے اور گناہوں سے منع کیا جائے، (۳) محبوبین فی سبیل اللہ کی جانب و مالی امداد کی جائے۔

مصالاب و آلام کے سامنے نٹوڑ رہے ہیں، مکرات کا حقیقی اور اصلی علاج یہی ہے۔ باقی تمام نئے اور علاج

اس کے ذیل میں آتے ہیں، آج کل مسلمان ہر طرف سے اعداء (دشمنوں) کے نزدیک اور طرح طرح کے مصالاب سے پریشان ہو کر قسم کی تدبیریں اس بلا سے نکلنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں، لیکن افسوس کہ ان تدبیریوں میں بار بار کی ناکامی و نامرادی کے باوجود وہ نہیں آتے تو صرف اس تدبیر کی طرف نہیں آتے جو ان کی سب کامیابیوں کی کلیل اور تجوہ سے صحیح و یقینی ثابت ہو چکی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو صحیح اور مضبوط کرنا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی تدبیریوں پر عمل کرنا۔

"ما اصحابکم من مصيبة فبما

کسبت ایدیکم و يغفون عن كثیر۔"

معلوم ہوا کہ ہماری ہر خطا پر موادِ خذہ نہیں فرماتے بلکہ بہت سے گناہوں سے درگز رنجی فرماتے ہیں، مگر جب ہم بہت ہی گناہوں میں منہک ہو جاتے ہیں تو اس وقت مصالاب کا نزول ہوتا ہے تاکہ ہم کچھ اپنی حالت پر توجہ کریں اور سُبْل جائیں مگر ہم اتنے غافل ہیں کہ تجسس سے متینہ نہیں ہوتے اور جب مصیبت آتی ہے تو سوچنے ہیں کہ ہم سے ایسا کیا قصور ہو گیا جو یہ بلا کسی ہمارے اوپر نازل ہوئیں؟ مگر حق تعالیٰ کے ارشاد سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب بلا کسی ہمارے گناہوں کی بدلت

ہیں۔ (مفاسد گناہ)
۲: اپنا فرض منصبی پورا کرنا:

تمام گناہوں سے توبہ واستغفار کے ذیل میں اپنے فرض منصبی میں کوہتا ہی کرنے پر بھی توبہ کرنی چاہئے، اپنے فرض منصبی کو چھوڑنے سے ہم طرح طرح کے مصالاب و آلام کا شکار ہو گئے ہیں اللہ کے حکم ہماری آنکھوں کے سامنے نٹوڑ رہے ہیں، مکرات کا سیالب المدا ہوا ہے، ان کو بند کرنے کی کوئی سی و چدوجہ نہیں ہو رہی ہے۔

امر بالمعروف و نهي عن المكروه (یعنی نکیوں کا حکم کرنا اور برائیوں سے منع کرنا) کو چھوڑنا خدا وحدہ لا شریک لہ کی لعنت اور غضب کا باعث ہے اور جب امت محمدیہ اس کام کو چھوڑ دے گئی تو سخت مصالاب و آلام اور رذالت و خواری میں بتلا کر دی جائے گی اور ہر قسم کی نبیتی نصرت و مدد سے محروم ہو جائے گی اور یہ سب کچھ اس لئے ہو گا کہ اس نے اپنے فرض منصبی کو نہیں پہچانا اور جس کام کی انجام دی گئی ذمہ داری تھی حق تعالیٰ صاف فرماتے ہیں کہ جو کچھ مصیبت اس سے غافل رہی، جیسا کہ ہمیشہ لا الہ الا اللہ اپنے

"عسی ربکم ان یبر حمکم

وان عدتم عدننا۔"

عجب نہیں کہ تمہارا رب تم پر حرم فرمائے اور اگر پھر وہی شرارت کر دے گے تو ہم بھی وہی کریں گے۔ (فالنسہ نعمت و مصیبت)

اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے کہ اس کی نافرمانی کرنے والا یعنی کوئی گناہ کرنے والا بھی سکون سے نہیں رہ سکتا، کسی نہ کسی پریشانی کا کاغذ اس کے دل میں ضرور چھا جاوے گا، اگرچہ بظاہر بہت ہی بیش و عشرت میں نظر آ رہا ہو، اللہ تعالیٰ کے اس فیصلے کا تجربہ کرنا ہو تو اس کے لئے تحریر میزبانیجے۔

جو شخص گناہوں سے نہیں بچتا اس کے پاس بیٹھ کر دیکھیں، پریشانی اور بے چینی بڑھے گی، اس سے ثابت ہوا کہ وہ خود پریشان ہے، جس کے پاس بیٹھنے والا پریشان ہو جاتا ہے وہ خود کس قدر پریشان ہو گا؟ اس کے برکت جو شخص گناہوں سے بچتا ہو، اس کے پاس بیٹھنے سے دل کو چینن و سکون نصیب ہو گا، اس سے اندازہ لگائیں کہ خود اس کے قلب میں سکون کے کتنے بڑے خزانے ہیں۔ (جو اہر الرشد)

دنیا بھر کے تمام مکرات اور پریشانیوں کا واحد علاج صرف یہ ہے کہ ماں کو راضی کر لیا جائے۔

آج کی پریشان حال اور اہتر دنیا اگر فی الحقیقت ایک خوش و خرم اور پر سکون زندگی چاہتی ہے تو اپنارخ بدے اور اللہ تعالیٰ کے یہیں ہوئے مستند قانون کو اپنا کر را، وہ عبیدت اختیار کرے کہ اس بارگاہ سے نہ کس کوئی مایوس لونا ہے اور نہ لوئے گا اور اس سے کٹ کر نہ کبھی کوئی کامیاب ہوا ہے نہ ہو گا۔ (فالنسہ نعمت و مصیبت)

تم پر آتی ہے وہ تمہارے گناہوں کی وجہ سے آتی ہے:

جحیۃ النبوة

الغرض بہت سی روایات میں آیا ہے کہ صدقہ بلاوں کو دور کرتا ہے اس زمانہ میں جب کہ مسلمانوں پر ان کے اعمال کی بدولت ہر طرف سے ہر قسم کی بلاکیں مسلط ہو رہی ہیں، صدقات کی بہت زیادہ کثرت کرنی چاہے مگر افسوس کہ ہم لوگ ان احوال کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی صدقات کا اہتمام نہیں کرتے۔ (فضائل صدقات)

۵: مسنون اور ادفو و ظائف کا پڑھنا:

دعائے کرب:

حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو کوئی غم یا بے چینی یا اہم کام پیش آجائے اس کو چاہئے کہ یہ کلمات پڑھے سب مشکلات آسان ہو جائیں گی وہ کلمات یہ ہیں:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا
إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ
وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔“

امام طبری نے فرمایا کہ سلف صالحین اس دعا کو دعاۓ کرب کہا کرتے تھے اور مصیبت و پریشانی کے وقت یہ کلمات پڑھ کر دعا مانگا کرتے تھے۔

مشکلات کے وقت دعا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ الزہرا سے فرمایا کہ تمہارے لئے اس سے کیا چیز مانع ہے کہ تم میری وصیت کو سن لو اور اس پر عمل کرو وہ وصیت یہ ہے کہ صبح و شام یہ دعا پڑھ لیا کرو:

”بَا حَسِيْبٍ بَا قَوْمٍ بِرَحْمَتِكَ“

استغفار اصلاح لی شانی کلہ ولا

تکلینی الی نفسی طرفة عین۔“

یہ دعا بھی تمام حاجات و مشکلات کے لئے پڑھتی ہے۔ (معارف القرآن)

اللہ تعالیٰ سے عافیت کیوں نہیں مانگتے؟ ارشاد فرمایا کہ دعا میں بہت نہ ہارو کیونکہ دعا کرتے ہوئے کوئی ضائع نہیں ہوتا۔ (مناجات مقبول)

۳: صدقہ و خیرات کا اہتمام کرنا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صدقہ کرنے میں جلدی کیا کرو اس لئے کہ بلا صدقہ کو چنانچہ نہیں سکتی، یعنی اگر کوئی بلا و مصیبت آنے والی ہوتی ہے تو وہ صدقہ کی وجہ سے پیچھے رہ جاتی ہے۔ حدیث میں ہے کہ اپنے بیاریوں کا صدقہ سے علاج کرو اور تجویز بھی اس کا شاہد ہے کہ صدقہ کی کثرت بیاری سے شفا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ صدقہ سے بیاریوں کا علاج کیا کرو کہ صدقہ آبرو ریزیوں کو بھی ہٹاتا ہے اور بیاریوں کو بھی ہٹاتا ہے اور بیکیوں میں اضافہ کرتا ہے اور عمر کو بڑھاتا ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ صدقہ کرنا ستر بلاوں کو روکتا ہے جن میں کم سے کم درج جذام اور برس کی بیاری ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ صدقہ برائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ صدقہ اللہ جل شانہ کے فضل کو دور کرتا ہے اور برائی موت سے خلافت کرتا ہے۔

علماء نے لکھا ہے کہ صدقہ مرنے کے وقت شیطان کے وہ سے محفوظ رکھتا ہے اور مرض کی شدت کی وجہ سے ناٹکری کے الفاظ لئکے سے خلافت کرتا ہے اور ناگہانی موت کو روکتا ہے، غرض حسن خاتم کا مضمون ہے۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ اپنے نظرات اور غلوں کی تلافی صدقہ سے کیا کرو۔ اس سے حق تعالیٰ شانہ تمہاری مشرحت کو بھی دفع کرے گا اور دشمن کے غافل تمہاری بد کرے گا۔

۳: دعا کا اہتمام کرنا:

دعا بھی ایک تدبیر ہے اور حسن اللہ تدبیر ہے لوگ اس کو تدبیر نہیں سمجھتے چنانچہ اپنی مہمات میں لوگ بہاں بھر کی تدبیر کرتے ہیں اور افسوس ہے کہ جو اصل تدبیر ہے یعنی دعا اس سے غافل ہیں۔ (فتاویٰ صہرا و شحر)

مکملہ میں حدیث وارد ہے کہ دعا آئی بلا کو ناتی ہے اور جو بھی آئی نہیں اس کو بھی دفع کر دیتی ہیں، اپنے اللہ کے بندو ادعا کو لازم پکڑلو۔

بلا ایس تیرے فلک کاں ہے جلانے والا شہزادہ ہاں ہے اسی کے زیر قدم اماں ہے بس اور کوئی مفر نہیں ہے (روج کی بیاریاں اور ان کا علاج) ارشاد فرمایا کہ قضا کو صرف دعا ہٹاؤتی ہے احتیاط و تدبیر سے نہیں ملتی دعا ناٹزال شدہ بلا سے بھی نافٹ ہے اور اس بلا سے بھی جو بھی ناٹزال نہیں ہوئی اور کبھی بلا ناٹزال ہو جاتی ہے اور ادھر سے دعا پہنچ کر اس سے ملتی ہے اور دونوں میں قیامت تک کشتی ہوتی رہتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبل مصیبت بھی دعا کرتا رہے اس کی برکت سے مصیبت نہیں آتی اور کبھی اس کی وجہ سے مصیبت ملتی جاتی ہے۔

ارشد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزوہ یک دعا سے زیادہ کوئی چیز قدر و منزلت کی نہیں اور جس کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ خلائقوں کے وقت اس کی دعا قبول فرمایا کریں اس کو چاہئے کہ خوشی اور بیش کے وقت کثرت سے دعا مانگا کرے۔

ارشد فرمایا کہ دعا مسلمانوں کا تھیار ہے دین کا ستون ہے اور آسمان کا نور ہے دعا میں یہ خاصیت ہے کہ اس سے تدبیر ضعیف بھی قوی ہو جاتی ہے۔ (شریعت و طریقت)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بلازو و قوم پر گزر ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ لوگ

رجوں کے سایہ میں اس کی مشکلات دور نہ ہوں۔
تمام بیادوں سے حفاظت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص
صبح و شام قل حمد للہ احمد اور مودع تھیں (یعنی سورہ فلان
اور سورہ ناس) پڑھ لیا کرے تو یہ اس کے لئے کافی
ہے اور ایک رواتت میں ہے کہ یہ ہر بلاسے بچانے
کے لئے کافی ہے۔

سحر اور نظر برد سے حفاظت:

مودع تھیں (سورہ فلان اور سورہ ناس) کے منافع
اور برکات اور سب لوگوں کو ان کی حاجت و ضرورت
لئی ہے کہ کوئی انسان اس سے مستثنی نہیں ہو سکتا ان
دنوں سورتوں کو سحر اور نظر برد اور تمام آفات جسمانی و
روحانی دور کرنے میں تاثیرِ عظیم ہے۔ (معارف
القرآن مأخذہ از مصحاب اور ان کا علاج)

☆☆☆

تمہیں انکی چیز بیان دوں جس کے پڑھنے سے ہر

صیبیت و تکلیف جو کسی انسان پر پڑگئی ہو دو رہ جائے
صحابے عرض کیا: یا رسول اللہ! ضرور بتلائیے۔ آپ
نے فرمایا کہ حضرت ذوالون (یوسف علیہ السلام) کی
دعا (یعنی آیت کریمہ:

"لاَ إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سَبَّحْنَاكَ

انی کہت من الظالمین."

آفات و مشکلات سے حفاظت کا نتیجہ:

بعض علماء نے فرمایا ہے کہ جو شخص مباہلوں میں
یاد نہیں آفتوں میں جلا ہو اور کوئی تدیر و علاج کا مرگ
ذہواں کو چاہئے کہ درود شریف کا درود کثرت سے
کرئے کیونکہ حدیث کے وعده کے مطابق ایک درود
پر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں ہازل ہوں گی تو جو شخص
کثرت سے درود شریف پڑھے گا اس پر اسی کثرت
سے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں حاصل ہوں گی ناممکن ہے کہ اتنی

ہر بلاسے حفاظت:

حضرت ابو ہریرہ سے مردی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شروع دن میں آیت
اکبری اور سورہ موسیٰ کی پہلی تین آیتیں (فِيمَ سَأَلَهُ
الْمُسِيرَ) تک پڑھ لیں وہ اس دن ہر براہمی اور تکلیف
سے بخوبی رہے گا۔ (معارف القرآن)

حصول مقاصد کا مجرب نتیجہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عوف بن
ماگر کو صیبیت سے بخات اور حصول مقاصد کے لئے
یہ تلقین فرمائی کہ کثرت سے لااحول ولا قوۃ الا بالله
پڑھا کریں۔

حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا کہ دنیا اور
دنیوی ہر قسم کے مصائب اور محنتوں سے بچتے اور
منافع و مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے اس کل کی
کثرت بہت مجرب عمل ہے اور اس کثرت کی مقدار
حضرت مجدد نے یہ تلقینی ہے کہ دروزات پانچ سو مرتبہ
کلم لااحول ولا قوۃ الا بالله پڑھا کرے اور سو مرتبہ درود
شریف اس کے اول و آخر میں پڑھ کر اپنے مقصد کے
لئے دعا کیا کرے۔ (معارف القرآن)

تکالیف سے فوری بخات کا راستہ:

حضرت امام بہت عُمیں فرمائی ہیں کہ میں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے
تھے کہ جس شخص کو کوئی رنج و غم یا صیبیت و عجلی ہیش
آئے اور وہ یہ کلمات پڑھے تو حق تعالیٰ ضرور اس کی
تکالیف رفع فرمادیے ہیں:

"اللَّهُ أَللَّهُ رَبِّيْ لَا اشْرُكُ بِهِ أَحَدًا"

ہر صیبیت و تکلیف کا علاج:

حضرت سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ
ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہیئے
ہوئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

قاویا نیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں، نبی کریم ﷺ سے غداری کا دروس راتام ہے
مولانا عزیز الرحمن مولانا محمد علی، مفتی حفیظ الرحمن حافظ خادم حسین شرکاشتم نبوت کا فرانس سے خطاب
بھریاروڈ (نامندہ خصوصی) قاویا نیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غداری کا
دروس راتام قاویا نیت ہے۔ ان خیالات کا اطبیہ عالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی علم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن
جاناندھری نے بھریاروڈ میں ختم نبوت کا فرانس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ عالی مجلس تحفظ ختم
نبوت کے اکابرین نے عقیدہ ختم نبوت اتنا کام کیا ہے جسے رہتی دنیا بھک پا درکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا
حاصل کرنے کا قریب ترین ذریعہ عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہے اور اس کام کو کرنے والا انشا اللہ قیامت کے دن
سیدنا صدیق اکبر کے ساتھ ہو گا۔ علام احمد میاں جادوی نے فرمایا کہ مرزاق اقاویانی نے اگر بزر کے اشارہ پر امت
مسلم میں انتشار دزادئے کے لئے نبوت کا دعویٰ کیا تھا لیکن امت مسلم نے تحدیوں کا مقابلہ کیا۔ عالی مجلس تحفظ
ختم نبوت میر پور خاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدقی نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت قرآن کی ایک سو آیات اور نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو سو سے زائد احادیث سے ثابت ہے اور اس کے ساتھ صحابہ کرام نے سیدنا صدیق
اکبریٰ قیادت میں مسیلہ کذاب کے مقابلہ میں اجماع کے ذریعہ اس مسئلہ کو ثابت کیا۔ مولانا مفتی حفیظ الرحمن
اور مولانا حافظ خادم حسین شرکاشتم نبوت کے مبلغ میں اجماع کے ذریعہ اس مسئلہ کو ثابت کیا۔ مولانا مفتی حفیظ الرحمن
اور ملک دنوں کے غدار ہیں۔ کافر نسب میں ایک قرارداد کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت تو زین
رسالت کے قانون میں ترمیم نہ کرے اسی میں مسلمانوں کی اقلیت کی اور حکومت کی بھلانی ہے۔

نبوی کر فضائل و برکات

میں عوف بن مالک کو ملا یا رزق میں برکت عطا فرمادیتے ہیں۔

جس طرح تقویٰ کی بدولت مصیبتوں دوڑھوتی ہیں اور رزق ملتا ہے، اسی طرح کثرت استغفار بھی مصیبتوں کو دور کرتا ہے اور رزق کی زیادتی کا سبب ہے۔ جس طرح تکمیل سے فراخ دتی حاصل ہوتی ہے، اسی طرح گناہ کی نحوس سے آدمی اپنی روزی سے بھی محروم ہو جاتا ہے۔

تقویٰ کے معنی:

تقویٰ کے معنی ہیں "رُزْنَاءً خدا کا خوف پہنا" مگر بھی اس کا اطلاق توبہ و اطاعت پر، بھی اخلاص و اور بھی گناہوں سے بچنے پر ہوتا ہے مگر شریعت میں تقویٰ نام ہے جن باتوں سے اللہ خوش ہوتے ہیں ان پر عمل کرنا اور جن باتوں سے اللہ ناراض ہوتے ہیں ان سے بچنا۔

تقویٰ کے درجات:

1: تقویٰ کے تین درجے ہیں:
ا: ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ خود کو داعیٰ عذاب سے بچانے کی کوشش کرئے یہ درجہ کفر و شرک سے بچنے سے حاصل ہوتا ہے اور "والزمهم کلمة النبوی" میں تقویٰ سے بھی مراد ہے۔

2: دوسرا درجہ یہ ہے کہ خود کو گناہوں سے دور کر کے "ولو ان اهل القریٰ آمنوا و اتقوا" میں بھی تقویٰ مراد ہے۔

لے آتا ہے یہ ہمارے لئے جائز و حلال ہیں یا نہیں؟

آپ نے فرمایا: سب تمہارا ہے جو چاہو کرو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ متفقہ بندوں کو خدا نجات دیتا ہے۔ (معارف القرآن ۸/۳۸۷، تفسیر القرآن العزیز الدین المذکون ص: ۳۲۰)

تفسیر و توضیح:

آیت شریفہ میں تقویٰ کی دو برکتیں بیان کی گئی ہیں:

ا: جو شخص احکام خدا بحالے اور اس کی

حرام کرده چیزوں سے پر بیز کرے تو اللہ رب

مولانا محمد ساجد حسن

اعزت اس کی ہر مشکل کو آسان کر دیتے ہیں اور اس کے لئے دینی و اخروی مشکلات و مصائب سے نکلنے کی صورتیں پیدا فرمادیتے ہیں۔

3: مصیبت سے نکلنے کی دو صورتیں ہیں: تو اس

المصیبت کا ازالہ فرمادیتے ہیں یا صبر و رضا نصیب

فرمادیتے ہیں۔

2: برکت یہ ہے کہ متفقہ کی ضروریات کا

تلکل اور نحیتوں میں گزران کا سامان مبینا فرمادیتے

ہیں اور اس کو ایسی جگہ سے رزق و روزی پہنچاتے ہیں جیسا سے اس کو دہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔

رزق دیئے جانے کی بھی دو صورتیں ہیں: یا تو

ظاہری رزق عطا فرمادیتے ہیں، جیسے حدیث مذکور

"اور جو شخص اللہ سے ذرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے نجات کی تکلیف نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جس کا اسے گمان بھی نہ ہو اور جو کوئی اللہ پر توکل کرے اللہ اس کو کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا ایک انداز مقرر کر رکھا ہے۔"

(سورہ طلاق: ۳۲)

شان نزول:

بقول حضرت عبداللہ بن عباس صحابی رسول حضرت عوف بن مالک ابی جعیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے لڑکے سالم کو دھمن گرفتار کر کے لے گئے اس کی ماں سخت پریشان ہے، مجھے کیا کرنا چاہئے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اور لڑکے کی والدہ کثرت سے "لا جوں ولا قوۃ الا بالله" پڑھا کرو۔ ان دونوں نے حکم کی تقلیل کی اور کثرت سے یہ کلمات پڑھنے لگے اس کا یا اڑ ہوا کہ جن دشمنوں نے لڑکے کو قید کر کھاتھا، وہ کسی روز ذرا غافل ہوئے اور لڑکا کسی طرح ان کی قید سے نکل گیا اور ان کی پکجھ بکریاں ہنکا کر ساتھ لے کر اپنے والدین کے پاس پہنچ گیا۔ ان کے والد یہ بخیر لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بعض روایت میں ہے کہ یہ سوال بھی کیا کہ یہ اونٹ یہ بکریاں جو میرا لڑکا ساتھ



ہے۔ تقویٰ و پر یہیزگاری میدانِ حشر میں آدمی کے
میمن و مددگار ہیں۔ قبر و بربخ میں بھی اسی کی
بدولتِ رستگاری (ربائی و تجات) ہے۔

محاصب دنیا سے بھی اسی کے طفیل خلاصی
نصیب ہوتی ہے اور جس رزق کے حصول کے لئے
آدمی دن رات ایک کر کے اپنی جان مشقت میں
ذالت ہے اس کے حصول کا قویٰ ترین ذریعہ بھی تقویٰ
و پر یہیزگاری ہے:

از سبجا بگذر و تقویٰ طلب
تاغدا روزی رساند بے سب
حق زجائے مخدودت رزق علال
کہ نباشد درگمان و در خیال
(معارف القرآن / ۱۵۸ / ۸) الترجی / ۱۱۳
ابن کثیر / ۸۶

☆☆.....☆☆

چاہے کہ سب سے قویٰ ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ
اللہ پر توکل کرے اور جو چاہے کہ سب سے زیادہ
دولتِ مند ہو جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے پاس
موجود چیز سے زیادہ اس پر اختاد کرے جو خدا کے
وست قدرت میں ہے۔

آدمی کی طبیعت فطرت پا کیزہ، نیک اور عدمہ
چیزوں کی طرف مائل رہتی ہے مگر سب سے بہتر چیز
جس کو آدمی اختیار کرے بقول حضرت ابو درداء تقویٰ
ہی ہے:

برید المرء ان یوتی مناه	و مابی اللہ الاما اراد
بقول المرأ ففائدتی و مالی	و تقوی اللہ افضل ما استفادا
کیونکہ تقویٰ ایک محبوب عمل ہے؛ جس کو اختیار	کر کے آدمی اللہ کے محبوب بندوں میں شامل ہو جاتا

۳: قیصر اور جد یہ ہے کہ خود کو مشتبہ چیزوں
اور غیر اللہ کی طرف میلان سے بھی بچائے یہی حقیقی
تفویٰ ہے اسی کا نام ولایت ہے: "اتقوا الله حق
تفاقہ" میں یہی مراد ہے۔ (فتح المزیر / ۲۲)

فضیلتِ تقویٰ:

۱: حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تم کو
اپنی ذات سے نہ کسی گورے کے مقابلے میں بڑائی
حاصل ہے نہ کسی کالے کے مقابلے میں البت تقویٰ
یعنی خوف خدا کی وجہ سے تم کسی کے مقابلے میں
بڑے ہو سکتے ہو۔

۲: حضرت معاذؓ کی ایک طویل حدیث
میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: مجھ
سے بہت زیادہ قریب اور مجھ سے زیادہ تعلق رکھنے
والے وہ بندے ہیں جو خدا سے ذرتے ہیں اور تقویٰ
والی زندگی گزارتے ہیں وہ جو بھی ہوں اور جہاں
کہیں بھی ہوں۔ (معارف الحدیث / ۲/ ۴۸)

۳: ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی بارگاہ میں دو آدمیوں کا ذکر ہوا، ان میں
سے ایک کے بارے میں کہا گیا کہ بہت زیادہ
عبادات گزار ہے اور دن رات اللہ کی عبادات میں
محنت و مشقت سے لگا ہوا ہے اور دوسرا کے
بارے میں کہا گیا کہ وہ اتنی عبادات تو نہیں کرتا مگر
حرام اور ناجائز امور سے بہت دور رہتا ہے اور
تفویٰ و پر یہیز بہت کرتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ عبادات سے تقویٰ اور پر یہیزگاری
افضل ہے۔ (ترمذی / ۲/ ۷۸)

۴: حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مرفوعا
روایت ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ سب سے باعزت
ہو جائے تو اسے چاہئے کہ تقویٰ اختیار کرے اور جو

اسلام کسی قوم کا مخالف نہیں بلکہ انسانیت و شمن عقاہد و نظریات کا مخالف ہے
بر مثکم (نماہنہ خصوصی) اسلام کسی قوم کا مخالف نہیں بلکہ انسانیت و شمن عقاہد و نظریات کا
مخالف ہے۔ اسلام نے انسانی القدار و روابیات کا جو اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے قادیانی یورپی اقوام کو اس سے
دور رکھنے کے لئے اسلام کے نام پر غلط القدار و روابیات کو فروغ دے رہے ہیں۔ تا انہیوں کے بعد
اسلامی تعلیمات کو ہر پہلو سے سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے جس کی وجہ سے امریکا اور یورپ سمیت دنیا بھر
میں اسلام سے متعلق آگئی میں اضافہ ہوا ہے۔ قادیانیوں کی جانب سے لوگوں کو تکمیل موعود امام مهدی
اور ظلیلی بروزی نبی کی اصطلاحات کے غلط استعمال کے ذریعہ گمراہ کرنے کی کوششیں کامیاب نہیں
ہو سکیں گی۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکز یہ مولانا خواجہ خان محمد ڈاکٹر
عبد الرزاق اسکندر مولانا اللہ و سایا مولانا منظور احمد حسینی حافظ محمد نگین، مفتی محمد اسلم مولانا صاحبزادہ
عزیز احمد، مفتی خالد محمود، قاری محمد باشم، قاضی احسان احمد نے مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے
کیا۔ انہوں نے کہا کہ علمائے کرام اور اسکالرز نے یورپ میں اسلام کے حقیقی میجھ کو جاگر کرنے کے
سلسلے میں شامل کردار ادا کیا ہے جس کی وجہ سے اسلام مخالف اثرات کو کم کرنے میں ملی ہے۔ انہوں
نے یورپ میں کام کرنے والے تمام اسلامک سینٹرز پر زور دیا کہ وہ اپنے سینٹرز میں عقیدہ ختم نبوت اور
ت رو دید قاریانیت کے موضوعات پر ریفریش کر سزا اور ترقی پر گرامیوں کا انعقاد کریں۔

رحمۃ اللہ علیہ

حکیم محمد احمد بیگ سراج المیم

حالات زندگی:

کھانے پینے اور واپس جانے کا بھی کوئی انظام اور مال و اسباب نہ رہا، وہ بخت پریشان ہو رہے تھے۔ حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گھر اُنہیں اللہ رب العزت اگر بھی میں یہاں رکھنا چاہے گا تو کوئی روک نہیں سکتا اور بھیجنा چاہے گا تو سزا کا انظام خود ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ بڑا کارساز ہے۔

چند روز کے بعد حضرتؒ کے ایک مرید جو کہ وہاں مقیم تھے حاضر خدمت ہوئے اور دہزادروپے ہدیہ پیش کیا۔ آپؒ نے فرمایا: مقبول صاحب! آپ گھبرا رہے تھے لیکن۔ ومن یقیناً علی اللہ فحو جہہ۔

ایک مرید کے سوال پر کہ بیعت کے متعلق شرعی ثبوت ہے؟ اور یہ منصوص یا اجتہادی؟ اور کیا نی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے؟ یا یہ تغیر و تبدل ہوا؟ آپؒ نے فرمایا:

بیعت کا طریقہ منصوص ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے قول انجیل میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”جو لوگ آپؒ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا دست قدرت ان کے ہاتھوں پر ہے سو جو عہد ٹکنی کرتا ہے وہ اپنی ذات کے لئے نقصان کرتا ہے۔ احادیث صحیح و مشہور ہیں منقول ہے لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرتے تھے کبھی مجرمت کے لئے اور کبھی جہاد کے لئے کبھی ارکان اسلام یعنی صوم، صلواۃ، حج، زکوۃ پر اقتامت کے لئے کبھی معزک کفار میں ثابت قدم رہنے کے لئے

جانشنا میں سے محنت و کوشش فرمائی۔ جماعتوں کے ساتھ تبلیغ دین، صلاح و فلاح، ذکر و مرابت کے لئے حلقوں قائم فرماتے اپنے ہمراہ کھانے کا سامان اونٹوں پر لاد کر لے جایا کرتے اور لوگوں کی بھی ضیافت کی جاتی تھی اس طرح لوگوں کو مدد و کرکے دین کی دعوت ذکر اللہ کی تعلیم اور ایمان کے پیدا کرنے کی دعوت دیتے۔

چنانچہ آپؒ کے حلقوں ارادت میں ہزاروں لوگ جو ق در جو ق حاضر ہوتے اور بیعت سے بہرہ مند ہو کر دولت علم معرفت سے فیضیاب ہوتے۔

حج بیت اللہ شریف پر تشریف لے جانا:

حکیم محمد احمد بیگ

حج بیت اللہ شریف اور زیارت روضہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق آپؒ کے دل میں شدت سے موجز ہے۔ آپؒ اپنے مریدین اور رفقاء کے ساتھ چاز مقدس تشریف لے گئے اس سفر میں آپؒ پر جوانع ماتم، نیوپات اور کیفیات طاری ہوئیں، ان کا مشاہدہ سب نے کیا۔

حج سے فارغ ہونے کے بعد آپؒ مدینہ منورہ حاضری روضہ القدس کے لئے تشریف لے گئے وہاں جا کر آپؒ کو اپنا ہوش نہ رہا، اپنا ممال و متاثر اور سامان سفر غرباء و مسکین میں تقسیم کر دیا۔ آپؒ کے ایک مرید خاص حاجی محمد مقبول کے پاس جو بھی رقم تھی، آپؒ نے وہ بھی سب تقسیم کر دی، مریدین کو خیال ہوا کہ اب

اسرار العارفین، سراج السالکین، خواجه خواجہ کان قطب الاقظاب حضرت خواجہ سراج الدین نور الدین مرقدہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے بیرون میں سے ایک بیمار، نورہ بہائیت کا سرچشمہ معرفت الہیہ کے منع، قرآن و حدیث کے جیہے عالم علم تصوف کے رہبر، ظاہری و باطنی علوم کے جامع، کملات سے بہرہ مند، حضرت خواجہ عثمان دامانی کے صاحبزادے اور خلیفہ حق ۱۵ احرام المحرم ۷۴۳ھ میں مولیٰ زینی شریف میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کی پیدائش پر حضرت خواجہ عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کو مبارک باد کے پیغام آنے لگے آپؒ کو خوش تھی کہ میراجانشین اور میرے علم معرفت کاوارث پیدا ہوا۔ حضرت دامانی کے ہزاروں مکریہین اور متعدد خلفا تھے لیکن اس فرزند احمد بنہ کے تولد سے حضرت کو خوشی دشادمانی کی انتباہ تھی۔

آپؒ نے علم قرآن مجید کی تعلیم ملا شاہ محمد صاحبؒ سے حاصل کی۔ علم صرف و خوب علم قرأت، علم حدیث و فقہ کی بعض کتب مولوی محمود شیرازی سے پڑھیں، باقی کتب صحاح ست صحیح بخاری و غیرہ مولوی حسین علی صاحبؒ سے پڑھیں۔ علم تصوف میں مکتوبات شریف امام رضا بھائی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور مکتوبات مخصوصیہ اور دوسری تصوف کی کتابیں اپنے والد ماجد خواجہ عثمانی دامانی سے پڑھیں اور ان سے استفادہ کیا۔ اپنے والد ماجد حضرت خواجہ عثمان دامانی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح آپؒ نے بھی تبلیغ دین کے لئے انتباہی

کی کثرت کا یہ عالم تھا کہ خانقاہ شریف ہر وقت مریدین و متعلقین سے پہ رہتی تھی لوگ گناہوں سے تاب ہو کر کپکے مسلمان ہو گئے اور ان کے دل نور ایمان سے منور ہو گئے۔

مہمان نوازی:

مہمان نوازی میں آپ اپنی مثال آپ بتتے کہتے ہی مہمان کیوں نہ آ جائیں سب کی خاطر تواضع خوش ولی اور کھلے دل سے فرماتے اور سب ہی خوشی کا اظہار فرماتے۔ ایک ایک کے پاس جا کر ان کی دیکھ بھال و مزاج پری کرتے اور ہر ممکن آرام و راحت کا خاطر خواہ انتظام فرماتے حتیٰ کہ خدام کو بھی سخت تاکید کی کہ کسی اللہ والے مہمان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ ظاہری خاطر مدارات کے علاوہ باطنی فتوں سے بھی خوب نوازتے اور فیض کا یہ عالم تھا کہ جس پر نظر عنایت ڈالی اس کو باطنی فیض و مکمال سے نواز دیا۔

حضرت خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ کے تقریباً انہیں کے قریب خلفاء ہوئے جو تمام بر صیریں میں پھیلے ہوئے تھے۔ ایران، خراسان، بیلی پشاور، عرب، ترکی، ہر سو آپ کا فیض پھیلا اور آج بر صیر پاک و بند عرب و گھم میں آپ کا سلسہ نقشبندیہ مجددیہ موجود ہے۔

وفات:

موت برحق ہے سب کو اس کا مزاچھنا ہے۔

۲۶ / ربیع الاول ۱۴۳۲ھ بر ذیحجه المبارک آپ اپنے خالق حقیقی سے جاتے۔

آپ کے مکتوبات "تجزیہ اہدیہ" کے نام سے منتظر عام پر آچکے ہیں جس میں حضرت مجدد الف ثانیؒ کی طرح اپنے خلفاء و متولیین کو پند و نصائح اور جواب تحریر فرمائے ہیں۔ حضرت صوفی محمد احمد صاحب نے ۱۹۶۸ء میں افادۂ عام کے لئے اس کا

فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا تھا۔ ☆.....☆

کارستہ ہے۔ خصوصاً ذکر قلبی، مراقبہ ذکر خلیل کی تاکید فرماتے اور اس پر کار بند ہونے کی تلقین فرماتے۔

آپ اکثر فرماتے: "انسان کے پاس یہ عمر

عزیز ایک عارضی امانت ہے یہ حقیقت بہا گوہ ہے"

جس کی قیمت دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر ہے پس اس عمر کو

ہاشمیت کاموں میں بر بادن کروزدی اسے حرم وہوا

کے غبار سے آلوہ کرنا چاہئے ہر حال میں اسے پاک و

صاف رکھا جائے تاکہ جب مالک حقیقی کے دربار میں

حاضر ہو تو انعام و اکرام کا مستحق قرار پائے ورنہ جای و

خسارہ کا منہ دیکھنا پڑے گا اور حشر کے روز روائی

شرمندگی کے سوا کچھ نہ ہاتھ آئے گا۔

ایک اور خط کے جواب میں فرمایا: دنیا کی بلا کیں

معاابر، آفات ایک طرح کی آزمائش ہے کوئی

شہوار ان آزمائش اور حقیقی کے بغیر اپنے مطلب پر نہ

پہنچا بلکہ یوں کہئے کہ اس میدان میں بہت سے شہوار

اپنے گھوڑے کی کوچیں کاٹ کر اپنے مقعد کو حاصل

کرنے میں عاجز و ناکام ہو گے۔ دنیا میں جو کچھ ہو رہا

ہے بہ انشکی طرف سے ہے کسی سے بدل لینا اور دنیا

کی خاطر ہاراض ہونا بندگی کی قید سے ہو گا۔

ایک اور مکتبہ میں فرماتے ہیں: اے عزیز!

یہ زندگی چند روزہ ہے اس کو ادا کار اداکار، عبادات میں

صرف اور معور کریں، عبادات و ریاضات کے ذریعہ

اپنی تاریک راتوں کو منور کریں؛ تمام فرائض و مسحتات

کو دوست پر ادا کریں، خلوت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں،

سب سے اخلاق سے پیش آ کیں، دنیا کی لذتیں

آخوت کو کرزا کر دیتی ہیں اور دنیا کی تھیخیاں آخوت کو

شیریں بنا دیتی ہیں، پس معلوم ہوا کہ دنیا کی تکنیکوں کی

بدولات آخوت میں درجات بلند ہوتے ہیں، دنیا وی

مال جاہ موجب نقصان ہے۔

آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں

کبھی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے تمک اور بدعت سے بچنے کے لئے، کبھی عبادات پر حریص و شائق ہونے

کے لئے، بروایت صحیح سے ثابت ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصاری عورتوں سے نوحہ کرنے پر

بیعت لی۔ اہنے بچکی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چند تھانج مجاہدوں سے اس بات پر بیعت

لی کہ وہ لوگوں سے سوال نہ کریں، سوسچا کر امام کا پھر حال

تحاک کہ ان کا کوڑا بھی گر جاتا تو خود اٹھا لیتے، کسی سے سوال نہ کرتے۔ بعض نے یہ گمان کیا ہے کہ بیعت قبول

خلافت اور سلطنت پر مختص ہے اور صوفیوں میں بیعت لینے کا جو رواجی طریقہ ہے وہ شرعاً کچھ نہیں یہ کم سمجھ

لوگوں کا گمان فاسد ہے۔ اس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جہاد پر کبھی گناہ نہ

کرنے پر کبھی سوال نہ کرنے پر کبھی سنت پر ہائم رہنے پر بیعت لی۔ صوفیا کی بیعت در اصل بیعت قوبہ اور

بیعت ترک معصیت ہے اور یہ بیعت وہ عہد و اقرار ہے جس کو توڑنا ایک گناہ اور لا ائمہ ملامت ہے بیعت ایک

مُسْكُم ارادہ کا نام ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جیری رضی اللہ عنہ سے اس شرط پر بیعت لی کہ خدا کے

احکام کو ادا کرنے میں کسی کی ملامت سے نہ ڈریں اور مسلمانوں کی خیر خواہی کریں، قوم انصار سے بھی بیعت

لی کر جن بات بولیں، کسی سے نہ ڈریں، امر اسلامیں کے سامنے بھی با خوف جن بات کو اجاگر کریں۔

آپ سے اکثر دور دراز کے علاقے کے مریدین خط و کتابت کے ذریعہ اصلاح حاصل کرتے

اور اپنے ظاہری و باطنی احوال بیان کرتے اور جواب حاصل کرتے۔ آپ اپنے مکتبات میں زیادہ تر زور دنیا

کی بے شانی اور فانی ہونے پر دیتے اور یہ کہ دنیا سے دل لگانا سخت خسارہ اور آخوت میں کافی افسوس ملنے کے سوا

کچھ نہیں۔ اللہ کی یادی دنیا و آخوت کی کامیابی اور فلاح

☆.....☆

ساتھ انعامات کو رس کا آخری اجلاس ہوتا تو اس میں خود شریک ہوتے اور طلباء کرام کی حوصلہ فرازی کے لئے خود اپنے ہاتھ سے انعامات اور اسناد تقسیم فرماتے اور انہیں دعاوں سے نوازتے۔

یقیناً مولا نانڈر احمدؑ کی وفات سے بہت بڑا خلاء خصوصی طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے لئے پیدا ہو گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ان یام میں صدمات سے پہلے ہی دو چار تھیں۔ ماہ مئی میں حضرت مشتی نظام الدین شاہزادی کی شہادت، فیصل آباد میں حضرت مشتی زین العابدین کا رحلت فرماجانا اور اب مولا نانڈر احمد صاحب کا سانحہ ارتھا۔ یقیناً صدمات کا تسلسل ہے۔ اب کون فیصل آباد میں صاحبزادہ طارق محمود کی سرپرستی کرے گا؟ حضرت مولا نانڈر الرحمن جالندھری مولا نانڈر سایا کو منیر مشورے دے گا؟ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کون دلبوچی کرے گا؟

اسمال تجربہ میں سالانہ ختم نبوت کا نفرنس کے موقع پر شرکائے کا نفرنس مولا نانڈر احمد صاحب کی جگہ کو خالی دیکھیں گے، شرکائے کو رس کو حضرت مولا نانڈر خان محمد صاحب زید مجدد ہم کے ہمراہ کون اسناد و انعامات دے گا؟ واقعی حق ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور اس کے اثنے کی صورت یہ ہو گی کہ علمائے کرام کیے بعد دیگرے اٹھتے جائیں گے۔ جس شخصیت کے لئے کائنات بنائی گئی وہ اس دنیا میں تریسٹ سال رہ کر پڑہ فرمائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، جمعین اور دیگر حضرات اس دنیا سے چلے گئے یہ دنیا بھی قیامت کے طرف جا رہی ہے، ہم نے بھی چلے جانا ہے۔ رہے گا نام صرف اللہ کا۔ مولا نے کریم حضرت مولا نانڈر احمدؑ حضرت مشتی زین العابدین، امام الجاہدین حضرت مشتی نظام الدین شاہزادی شہید رحمہم اللہ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

حضرت مولا نانڈر احمدؑ

میں گوارچی سے نصیحت کی طرف سفر کر رہا تھا۔ جاول میں حضرت مولا نانڈر احمدؑ کی خدمت میں حاضری دینی تھی راستہ میں اخبار خریدا، جس میں حضرت مولا نانڈر احمدؑ کے انتقال کی خبر لگی ہوئی تھی، بہت ہی صدمہ ہوا مولا نانڈر کے لئے دوران سفری بلندی درجات کی دعا کی؛ بس اس یقین کے ساتھ کہ کل قیامت میں بندہ بھی ان حضرات میں سے ہو گا جنہوں نے مولا نانڈر کی بلندی درجات کی دعا کی۔ حقیقت میں تو مولا نانڈر بہت سی بلند پایہ اور عظیم انسان تھے۔ مجد و وقت حضرت مولا نانڈر اشرف علی تھا تو نوی نقشہ کے سلسلہ سے رو حانی تعلق اور ایک طویل عرصہ سے صندھ حدیث پر فائز ہو کر درس حدیث دے رہے تھے، نامعلوم کتنی مرتبہ رو رضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فیصل آباد کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ امدادیہ سے درود و سلام پہنچتا تھا جو صرف مولا نانڈر کا اپنا ہی نہیں ہوتا بلکہ اس میں وہ طلباء کرام بھی شامل ہیں جو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے باوضو پڑھ کر حدیث مبارک سنتے اور پڑھتے تھے۔

مولا نانڈر احمدؑ

شدت عالت کی بنا پر کا نفرنس میں شرکت نہ فرمائے تو اپنے صاحبزادے مولا نانڈر مشتی محمد طیب کو خصوصی طور پر کا نفرنس میں شرکت کے لئے بھجا اور اکابر سے دعا کی درخواست کی۔ اسی طرح جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے سالانہ روتانا بیت و عیسائیت کو رس چناب گر میں شروع ہوا تو آپ نے اس کی خوب سرپرستی فرمائی، اپنے مدرسے کے طلباء کرام کو خصوصی طور پر اس کو رس میں شرکت کے لئے تزییب دیتے تھے کہ کام مقام دیکھئے کہ چند سال پہلے حضرت کے صاحبزادے مشتی محمد زاہد کو ظالم لوگوں نے فیصل آباد میں شہید کر دیا، حضرت مولا نانڈر کی بیٹی یہودی پاکستان تھی، بیٹی کا فون آیا کہ ابو میر انتظار کریں، میں اور آپ کا داماد جنزاہ پر ہائی رہے ہیں۔ مولا نانڈر کی بیٹی کو دلا سدیتے ہوئے تجیب لاتے۔ شرکائے کو رس کو اسماق بھی پڑھاتے اور اس کے

(ادارہ)

لطفِ میر مسیح اور مرزا قادیانی

رکھنے والے مسلمان بھی ذرا مرزا غلام احمد قادیانی کی ان تحریرات کا مطالعہ کر کے فیصلہ کریں کہ کیا ایسا شخص مسلمان ہو سکتا ہے؟

☆..... آپ (حضرت میسیح علیہ السلام) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی اور انی باتیں میں خصاً جاتا تھا اپنے لئے کو جدید بات سے روک نہیں سکتے تھے، مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دینے تھے اور یہودی باتھ سے کرتا ہوا کرتے تھے یہ بھی یاد رہے کہ آپ (حضرت میسیح علیہ السلام) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ (حاشیہ انعام آنحضرت ص ۵۷۰ ص ۲۸۹ ج ۱۱ از مرزا غلام احمد قادیانی)

☆..... "نبایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ (حضرت میسیح علیہ السلام) نے پہاڑی تعلیم کو جو انھیں کا مفتر کھلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب "طالمود" سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔ (حاشیہ انعام آنحضرت ص ۶، تجزیہ ص ۲۹۰)

ج ۱۱ از مرزا غلام احمد قادیانی)

☆..... آپ (میسیح علیہ السلام) کا خاندان بھی نبایت پاک اور مطہر ہے۔ تین راویاں اور تانیاں آپ کی زنا کار اور کسی عورت میں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا بخوبیوں (رہنماؤں) سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدید

اللہ تعالیٰ نے حضرت میسیح علیہ السلام کو قیامت تک زندہ رکھنا تھا اور قیامت سے قبل دنیا میں آپ کی تشریف آوری کو قیامت کی علامت قرار دینا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت میسیح علیہ السلام کو آسمانوں پر زندہ اٹھایا اور قرآن مجید میں واضح کرو دیا کہ ہم نے ان کو اپنی طرف اٹھایا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے جھوٹے دعویٰ نبوت کے لئے پہلے تو اپنے آپ کو کسی معمود اور حضرت میسیح علیہ السلام ثابت کرنے کی کوشش کی اور اس کوشش میں اپنی ذات کو حضرت میسیح علیہ السلام کی ذات سے برابر اور بہتر ثابت کرنے کے لئے حضرت میسیح علیہ السلام کے بارے میں ایسے توہین آمیز نظرے استعمال کئے کہ شیطان بھی شرما گیا۔ صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہی نہیں بلکہ کسی بھی مذہب کے ماننے والے سے اس قسم کے توہین آمیز جملے کسی پیغمبر کے بارے میں صادر ہونا ممکن نہیں یہ تو کسی مرتد اور زندگی کی زبان ہی سے ادا ہو سکتے ہیں۔

میسیح برادری جو آج قادیانیوں کی سرپرستی کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے، ذرا مرزا غلام احمد قادیانی کی ان تحریرات اور عقائد کو ملاحظہ کرے اور پھر فیصلہ کرے کہ کیا وہ اس کی حمایت کر کے حضرت میسیح علیہ السلام کی خوشنودی حاصل کر رہی ہے یا ناراضی؟ نام نہاد "احمدیت" (قادیانیت) کے جال میں پہنچنے والے اور زرم گوشہ

نبی آخر الزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے قبل اللہ تعالیٰ نے صاحب کتاب اللہ اور صاحب شریعت پیغمبر کی حیثیت سے حضرت میسیح علیہ السلام کو دنیا کی بدایت کے لئے بھیجا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں اپنی آیت اور نشانی قرار دیا۔ آپ کی پیدائش مجنہوں کے طور پر ہوئی کہ بغیر باپ کے آپ اس دنیا میں تشریف لائے۔ پیدا ہوتے ہی جب لوگوں کی طعن آمیز تھا اس آپ پر پڑی تو آپ والدہ کی گود میں بے سانتہ پکارا تھے: "میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں" اس نے مجھ کو کتاب دی اس نے مجھ کو نبی بنا یا اور مجھ کو برکت والا بنا یا میں جہاں کہیں بھی ہوں اور جب تک میں زندہ ہوں اس نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گار بنا یا اور اس نے مجھ کو سرکش اور بدجنت نہیں بنا یا اور مجھ پر سلام ہے جس روز پیدا ہوا اور جس روز مروں گا اور جس روز میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔"

حضرت میسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے تیری آسمانی کتاب انھیں عطا فرمائی۔ یہودی قوم آپ کی مخالف ہو گئی آپ کے دور کے دورے پیغمبر حضرت میسیح علیہ السلام کو آراؤں کے ذریعہ شہید کرو گیا۔ حضرت میسیح علیہ السلام کو سوی پر لٹک کر قتل کرنے کی سازش کی گئی۔

اپلیس فادیان

جانباز مرزا

ہزار بار بھی ابلیس قادریاں سے اٹھے
دلوں سے نقشِ محمد مٹاسکو گے نہ تم !
کبھی جو ساز فرنگی پر تم نے گایا تھا
وہ راگِ جھوٹی نبوت کا گاسکو گے نہ تم
خدا نے چاہا سلامتِ رہیں یہ دیوانے
کہیں بھی اپنا تماشہ دکھاسکو گے نہ تم
مجھے تم ہے براہم کے گلتان کی
کہ آگ کفر کی پھر سے جلاسکو گے نہ تم
جنے جلایا بخاری نے خون سے اپنے
وہ شمع لاکھ بجھاؤ، بجھاسکو گے نہ تم
جهاں فریب نبوت دیا تھا تم نے کبھی
اجڑ چکی ہے وہ بستی بسا سکو گے نہ تم
اٹھی تو بازوئے جانباز میں حرارت ہے
اب اپنے دجل کا پرچم اڑاسکو گے نہ تم

مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک
ہوانگ بھری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر
اپنے ناپاک ہاتھ لگائے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر
اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر
ملے بھجنے والے بھولیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی
ہو سکتا ہے۔” (حضرتِ انجام آنحضرت ص ۷۶ خزانہ ۱۹ ج ۱۱ از مرزا غلام احمد قادریانی)

☆ ”یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب
نے انسان پہنچایا ہے، اس کا سبب تو یہ تھا کہ عصیٰ علیہ
السلام شراب پیا کرتے تھے؛ شاید کسی بیماری کی وجہ سے
یا پرانی عادت کی وجہ سے۔“ (کشتی نوح حاشیہ ص ۲۳ خزانہ ۱۹ از مرزا غلام احمد قادریانی)

☆ ”خدانے اس امت میں سے سعی
مودود بھیجا جو اس پہلے سعی سے اپنی تمام شان میں بہت
بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے سعی کا نام غلام
احمد رکھا۔“ (داغِ الblade ص ۲۰ خزانہ ۱۸ از مرزا قادریانی)
از مرزا غلام احمد قادریانی)

اہن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے
(داغِ الblade ص ۲۰ خزانہ ۱۸ از مرزا قادریانی)
سیدنا حضرت عصیٰ علیہ السلام ایسے جلیل القدر
عظمی المرتبت نبی کے بارے میں مرزا غلام احمد
 قادریانی کی ہنوات آپ نے مطالعہ کیں۔ ان
عبارات سے محسوس ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی
کی زبان و قلم پر شیطان رقص کر رہا ہے اور یہ بد نصیب
و بدزبان اس کے کہنے پر ایک جلیل القدر نبی کی توہین
کا مرکب ہو رہا ہے۔ ایسے شیطان صفت انسان کے
ماننے والوں سے ہمارے تھقفات کیا یہ ایمانی غیرت
کے منانی نہیں !!

☆☆.....☆☆



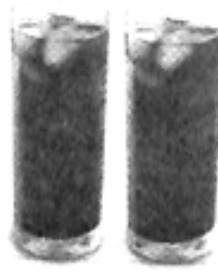
قومی سوچ اپنائیے
پاکستانی مصنوعات کو فروغ دیجیے

مشروب مشرق روح افزا

سے ٹھنڈک، فرحت اور تازگی پائیے



مشروب مشرق روح افزا اپنی بے مثل تاثیر، ذائقہ اور ٹھنڈک و فرحت مجش خصوصیات کی بدولت کروڑوں شانقین کا پسندیدہ مشروب ہے۔



راحتِ جاں روح افزا مشروب مشرق

ہمدرد

اخبار عالم پر اپک فنظر

قادیانیت نے اسلام کا نام استعمال کر کے دنیا میں بے دینی کو فروغ دیا ہے

لندن (نماندہ خصوصی) دنیا کو اسلام سے دور رکھنے کی کوششیں کامیاب نہیں ہوں گی۔ اسلام اور امن لازم و ملزم ہیں۔ اسلامی تعلیمات سے بے بہرہ افراد کے کردار اور خلاف اسلام اعمال کو بنیاد بنا کر اسلام کو بدnam کرنا غلط ہے۔ دین کے فروغ کے لئے معاشرے میں اسلامی شعور بیدار کیا جائے۔ قادیانیت نے اسلام کا نام استعمال کر کے بے دینی کو فروغ دیا ہے۔ عقائد و کردار کے لحاظ سے قادیانی گروہ دنیا کے ہر مذہب کے ہیروکاروں کے مقابلہ میں پست ہے۔ مسلمانوں کو دہشت گردوں سے الگ شارکیا جائے۔ اسلامی دہشت گردی یا مسلم دہشت گردی کی اصطلاحات استعمال کرنا اسلام اور مغرب کے درمیان خلیج پیدا کر رہا ہے۔ اسلام گزشت چودہ سو سال سے ٹلم زیادتی کی خلافت اور مظلوم کی حمایت کر رہا ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکز یہ مولانا خواجہ خان محمد ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا اللہ و سایا، مولانا منظور احمد احسانی، حافظ محمد تکلیف، مفتی محمد اسلام، مولانا

اسلام کے خلاف سرگرمیوں سے بچانے کے لئے صاحبزادہ عزیز احمد، مفتی خالد محمود، قاری محمد باشم، قاضی احسان احمد، مولانا عبدالرؤف ربانی، مولانا محمد سلیم دھورات اور دیگر نے کارروائی ختم نبوت کے تحت مختلف مساجد اور اسلامک سینزور میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ یورپی اقوام اسلامی تعلیمات کو سمجھیں اور یورپی معاشرے کو مسلمانوں کے خلاف نفرت و حارت سے پاک کریں۔ قادیانیوں نے یورپی ممالک میں سیاسی پناہ کے حصول کے لئے ٹلم زیادتی اور غلط نظریات کو اسلام کی طرف منسوب کیا ہے۔ مسلمان اس کے سد باب کے لئے ثبت انداز سے کام کریں اور دنیا کے سامنے اسلام کی حقیقت تصوری کی عکاسی کریں۔

یورپی ممالک میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیاں قبل مذمت ہیں، اسلام کا الہادہ اوڑھ کر قادیانی، مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں گا۔ اسز شائر (نماندہ خصوصی) یورپی ممالک میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیاں قبل مذمت ہیں۔ قادیانی، اسلام کا الہادہ اوڑھ کر وہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کو قادیانیوں کی باز آجائیں ورنہ خسارہ ان کا مقدر ہو گا۔

روشنی ذاتی اور عوامِ انس کو اس سے آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام اور قادیانیت کا اختلاف روز روشن کی طرح عیا ہے۔ یورپی ممالک اب قادیانیوں کے یکطرفہ پروپیگنڈے سے متاثر نہیں ہوں گے۔ وقت آگیا ہے کہ یہ سائی دنیا قادیانیوں کی حمایت سے کفار کا شہری ثابت کیا ہے جس نے ممالک کا امن پسند شہری ثابت کیا ہے جس نے اسلام کو دنیا کا سب سے بڑھ کر امن پسند مذہب ثابت کر دیا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں سے ایکل کی کوہ عقیدہ ختم نبوت سے ولی وابستگی اور قادیانیت سے بیزاری کے عبید کو تازہ کر دیں اور یورپ میں اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے اپنا تن من و حسن وقف کر دیں۔ دریں اتنا ایک اور پورٹ کے مطابق برطانیہ سمیت پورے یورپ میں یوم ختم نبوت پرے مذہبی جوش و خروش سے منایا گیا۔ اس موقع پر مختلف شہروں میں مساجد اور اسلامک سینزرا میں علماء کرام اسکارز، خطیب و امام حضرات نے نماز جمعہ کے اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے اسلام میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت، قادیانی عقائد و کردار اسلام اور قادیانیت کے اصولی اختلاف، امام مہبدی اور صحیح آخرا زمان کے اسلامی تصور اور اسلام کی عالمی تعلیمات اور اس کے اثرات کے موضوعات پر اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر مولانا خوبچہ خان محمد ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا اللہ وسایا، مولانا منظور احمد الحسینی، حافظ محمد تکمیں، منتظر محمد اسماعیل صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا عبد الرشید ربانی، مولانا سعید احمد جلال پوری، منتظر محمد اسلام، قاری محمد اسماعیل رشیدی، مولانا محمد سعید دعورات، قاری محمد ہاشم کی ایکل پر مسلمانوں نے جمعہ المبارک 30 جولائی کو یوم ختم نبوت منایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت وابستگی کا ثبوت دیا۔ اس موقع پر علماء کرام، خطباء اور امام حضرات نے نماز جمعہ کے خطباء میں اسلام میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کے عقائد اور ان کی ریشہ دو ائمتوں پر یورپی ممالک کو انسانی حقوق کی یادی کے حوالے

سے مسلم ممالک سے بدگان کرنے میں قادیانی لائبی سرفہرست ہے۔ اسلام کا کرہ ارض سے خاتمه قادیانیت کی اقلیتیں ترجیحات میں شامل ہے۔ قادیانی میڈیا نے اپنی تمام تبلیغیں اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔ قادیانی اجتماعات میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو زہر اگلا جاتا ہے وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اپنے قیام کے روز اول سے قادیانی جماعت کا بنیادی مقصد اسلام کو بخونجہن سے اکھڑتا ہے۔ مسلمان یورپی ممالک سمیت دنیا بھر میں ملکی آئین و قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے قادیانی نظریات اور اثرات کا مقابلہ کر دیں اور امت مسلمہ کے خلاف ان کی سازشوں کا تذکرہ۔

برطانیہ سمیت پورے یورپ میں ”یوم ختم نبوت“ مذہبی جوش و

خروش سے منایا گیا

لندن (نمازندہ خصوصی) ممتاز علمائے کرام مولانا خوبچہ خان محمد، مولانا اسعد مدینی، مولانا فضل الرحمن، مولانا منظور احمد الحسینی، مولانا اللہ وسایا، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، مولانا عبد الرشید ربانی، مولانا سعید احمد جلال پوری، منتظر محمد اسلام، قاری محمد اسماعیل رشیدی، مولانا محمد سعید دعورات، قاری محمد ہاشم کی ایکل پر مسلمانوں نے جمعہ المبارک 30 جولائی کو یوم ختم نبوت منایا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیدت وابستگی کا ثبوت دیا۔ اس موقع پر علماء کرام، خطباء اور امام حضرات نے نماز جمعہ کے خطباء میں اسلام میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانیوں کے عقائد اور ان کی ریشہ دو ائمتوں پر یورپی ممالک کو انسانی حقوق کی یادی کے حوالے

مسلمانوں کو قادیانیوں کی سرگرمیوں سے بچانے کے لئے جدوجہد کرنی چاہئے۔

قادیانیوں نے اسلامی عقائد و نظریات اور قوانین کو سخن کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے

لندن (نمازندہ خصوصی) دہشت گردوں کے کرتوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ بعض افراد اپنے نہ موم عزائم کی تجھیل کے لئے اسلام کا نام غلط انداز سے استعمال کر رہے ہیں۔ اسلام معاشرے میں امن و امان کے قیام کے لئے ٹھوس تو انہیں فراہم کرتا ہے۔ قادیانیوں نے اسلامی عقائد و نظریات اور قوانین کو سخن کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے جس کی وجہ سے دنیا اسلام کے حقیقی چہرے کو بچانے سے قاصر ہے۔ قادیانی مذہب میں مرزا غلام احمد قادیانی کو امام مہبدی، صح موعود، نبی و رسول، محمد رسول اللہ تعالیٰ نہیں بلکہ خدائی صفات سے متصف بھی ما جاتا ہے۔ انہی عقائد و نظریات کی وجہ سے اسلام اور قادیانیت ایک دوسرے کے مقابلہ تھے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکز یہ مولانا خوبچہ خان محمد ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا اللہ وسایا، مولانا منظور احمد الحسینی، حافظ محمد تکمیں، منتظر محمد اسلام، مولانا صاحبزادہ عزیز احمد، منتظر خالد محمود، قاری محمد ہاشم، قاضی احسان احمد، مولانا عبد الرؤوف ربانی، مولانا محمد سعید دعورات، قاری محمد ہاشم، قاضی احسان احمد، مولانا عبد الرؤوف ربانی، مولانا عبد الرشید ربانی، مولانا محمد سعید دعورات اور دیگر نے کاروان ختم نبوت کے تحت مختلف اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکا اور دیگر یورپی ممالک کو انسانی حقوق کی یادی کے حوالے

عزیز الرحمن کراوے مولانا فیض الرحمن علوی نعمان مصطفیٰ، عمران الذکری، مولانا محمد بلال پٹلی مولانا موسیٰ پانڈور، قاری عبد الحمید (بلجیم)، محمد افضل (بلجیم)، مولانا مشتاق الرحمن (جرمنی)، مولانا محمد احمد (جرمنی) اور دیگر نئے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کا دین بنیادی عقیدہ ہے جس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص بھی اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی ماننا اسلام کی اساس ہے۔ قادر یا نبیوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہ مان کر اسلام سے خداری کی ہے۔ قادر یا نبی عقائد غیر اسلامی نظریات کا ملعوبہ ہیں۔ اسلام اور قادر یا نبی کا اختلاف اصولی بنیادوں پر ہے۔ یہ تحریکات یا نقطہ نظر کا اختلاف نہیں بلکہ قادر یا نبی کے عقائد کو توڑ ہر وہ کرایک نیا دین ایجاد کیا ہے جس کا نبی مرزا غلام احمد قادر یا نبی کو قرار دیا گیا ہے۔ امام مجدد اور صحیح آخر الزمان کی اصطلاحات کے غلط استعمال کے ذریعہ قادر یا نبی پوری دنیا کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ان اصطلاحات کو مرزا غلام احمد قادر یا نبی کی ذات پر چھپا کر کے بدیانیت کے مرکب ہو رہے ہیں۔ اسلام ایک عالمگیر حیثیت کا حامل دین ہے جس کی تعلیمات ہر ہر طبقہ اور ہر دور کے لئے قابل عمل اور قابل قبول ہیں۔ نائنالیون کے بعد دنیا کے ہر ہر ملک میں اسلام کا تیزی سے پھیلنا اور اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتابوں کا تیزی سے فروخت ہونا ان ممالک میں اسلام کے روشن مستقبل کی نشاندہی کرتا ہے۔ کیم اگسٹ کو ختم نبوت کا نظری میں علمائے کرام اور اسکالر زاریکا اور یورپ میں اسلام کے مستقبل اور مسلمانوں کے لئے آئندہ انجمنی عمل کا اعلان کریں گے۔

گوہرشاہی کے پیروکاروں کی جانب سے سزا کے خلاف دائر اپیل مسترد ملزم کو تو ہین رسالت کے الزام میں سترہ سال قید چالیس ہزار جرمانہ کی سزا نامی گئی تھی ملزم تا حال مفروض پر یہ کورٹ میں دیگر مختلف اپیلیں بھی مسترد ہو چکی ہیں کراچی (نمایندہ خصوصی) سندھ ہائی کورٹ کے جلس مجب اللہ صدیقی اور جسٹس محمد افضل سومرو پر مشتمل ڈویژن بیچنے تو ہین رسالت کے ملزم ریاض احمد گوہرشاہی کی تنظیم انجمن سرفروشان اسلام کے ترجمان جریدے "صدائے سرفروش" کے پبلشر و مسیح محمد ایڈیٹر سید فخر علی کاظمی سب ایڈیٹر محمد صابر روش اور محمد زیر شاہی کی جانب سے تو ہین رسالت کے الزام میں سزا کے خلاف دائر کی گئی درخواست پر فیصلہ ناتھ ہوئے ان کی اپیل کو ناقابل ساعت قرار دیا اور کیس کو انسداد و بہشت گردی کی خصوصی عدالت کی طرف واپس بھیجن ڈیا۔ عدالت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پیروی کرتے ہوئے منظور احمد میع راجپوت ایڈووکیٹ نے موقف اختیار کیا کہ ہائی کورٹ کی جانب سے اپنے آپ کو عدالت میں پیش کرنے کے احکامات کے باوجود ملزم نے اب تک اپنے آپ کو عدالت میں پیش نہیں کیا ہے اور وہ تا حال مفروض ہیں اس لئے ان کی اپیل کی ساعت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک ملزم اپنے آپ کو عدالت میں پیش نہ کر دیں۔ ہائی کورٹ نے اپنے فیصلہ میں کہا کہ پہلے ملزم عدالت پیش ہوں تب ہی ان کی اپیل کی ساعت ہو سکتی ہے۔ اس موقع پر ہائی کورٹ نے اس کیس کو انسداد و بہشت گردی کی خصوصی عدالت کی طرف ریفر کر دیا۔ اس سے قبل بھی ملزم کی مختلف درخواستیں انسداد و بہشت گردی کی خصوصی عدالت سندھ ہائی کورٹ کے سرکرٹ بیچنے ہیدر آباد اور جسٹس راشد عزیز خان اور جسٹس ناظم حسین صدیقی پر مشتمل پریم کورٹ کے ڈویژن بیچنے کی جانب سے مسترد کی جا چکی ہیں۔ ملزم کے خلاف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنویز علامہ احمد میاں حمادی نے ٹنڈو آدم تھانے میں 17 نومبر 1999ء کو زیر دفعہ C-B-A 295 آیف آئی آر درج کرائی تھی۔ ملزم پر الزام ہے کہ انہوں نے اپنے جریدے "صدائے سرفروش" میں یہ لکھا ہے کہ "لُغَوْتُ بِاللّٰهِ نَبِيٌّ أَكْرَمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" نے جہرسو دکواں لئے بوسدیا تھا کیونکہ اس پر ریاض احمد گوہرشاہی کی شمیبہ نظر آتی ہے، قرآن کے چالیس پارے میں جن میں سے دس پارے ولی کے روپ میں ہیں اور اللہ تعالیٰ داتا اور خوجہ کے جسمانی روپ میں زمین پر آتے ہیں۔

ایون کے حملہ آور نہیں بلکہ امت مسلمہ ہے۔ جب تک مغرب اس جنگ سے کنارہ کشی اختیار نہیں کرتا اس وقت تک دنیا میں قیام امن ناممکن ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ یورپ میں علمائے کرام اور اسلامک سینٹر کے ذریعہ اسلام کی امن پسندانہ تعلیمات کو عام کیا جائے تاکہ باشور یورپی افراد حقیقت حال سے واقف ہو کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کئے گئے جھوٹے پر و پیغامبئے کے سحر سے نکل سکیں۔ دنیا کو مزید جنگوں کی نہیں بلکہ بالغ نظری اور سمجھ بوجھ کے ساتھ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے کئے گیا اور رسول بھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳، روحاںی خزانہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۰)

سیاست نے مختلف ممالک ہی کو نہیں بلکہ مختلف تمدید پروں کو بھی ایک دوسرے کا جانی و مُشن ہنا دیا ہے۔ آج دنیا کو سچ پیانے پر تباہی پھیلانے والے تھیاروں کا ڈھونگ رچا کر انہوں کا قتل عام کرنے والوں اور اسلام کی امن پسندانہ تعلیمات کے علمبرداروں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہو گا۔ ان خیالات کا اظہار مولانا فضل الرحمن مولانا عبدالرشید ربانی، مفتی محمد اسلم، مفتی ابرار احمد، قاری محمد باشم اور دیگر نے ساؤ تھمال میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ یورپی ممالک سمجھ چکے ہیں کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ دنیا میں امریکی بالادستی کے حصول کے لئے لازی ہے۔ مسلم اسکالر زیورپ میں اسلام کے حقیقی انجیکو جاگر کریں۔

مغرب اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت کے باوجود اسلام پر بے بنیاد اتزامات عائد کر رہا ہے لندن (نمایندہ خصوصی) مغرب اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت کے باوجود اسلام پر بے بنیاد اتزامات عائد کر رہا ہے۔ مسلم ممالک پر اپنی سلطنت کر دہ میں پسند حکومت کے ذریعہ اسلامی ممالک پر قبضہ کا امریکی خواب ادھورا رہ جائے گا۔ جر اور دہشت گردی کے ذریعہ دنیا سے اسلام کو ختم کرنا ناممکن ہے۔ مسلمان اعتدال پسندی کے قائل ہیں اور یورپی ممالک سے مسلمانوں کے ساتھ اعتدال پسندانہ روایہ اپنانے کی توقع کرتے ہیں۔ تباہ کن تھیاروں کی

قادیانی عقائد ایک نظر میں

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

”محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم اس وحی الہی میں میراثاً محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔“ (ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۳، روحاںی خزانہ جلد ۱۸ صفحہ ۲۰)

مرزا غلام احمد قادیانی جسے قادیانی مسیح موعود کہہ کر پکارتے ہیں اس کا بیٹا مرزا بشیر احمد اپنے باپ کو نعوذ باللہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

”پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔“ (کلمۃ الفصل من درجہ رسالہ ریویو آف پلچرز قادیان صفحہ ۱۵۸ نمبر ۲ جلد ۱۲)

پوری قادیانی جماعت ان عقائد پر ایمان رکھنے کی وجہ سے کافر، مرتد اور زندیق نہ ہوتی ہے۔ آپ خود فیصلہ کیجئے کہ ایسے لوگ جو اس قسم کے عقائد رکھتے ہیں، ان سے میل جوں تعلقات، لین دین اور کاروبار کرنا ہمارے لئے روا ہے؟ (جاری ہے)

کامپیوٹر کی عورتی؟

قادیانی

ہمارے نوجوانوں کو ورگلا
کرم تدبیار ہے ہمیں
اس مقصد کے لئے
وہ کروڑوں روپے پانی کی طرح بھار ہے ہمیں

حجت بن عین

علمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپاٹان کی بھرپور نائندگی
کرتا ہے اور مجلس کے پیغام کو دنیا کے کوئے کوئے
میں پہنچاتا ہے، جس میں سیرت رسول اول اخرين،
سیرت اصحابہ، دینی و اصلاحی مضامین شائع کئے
جاتے ہیں مزاییت کا بھی جدید انداز میں تحریر کیا جاتا ہے۔



یہ ہفت روزہ امریکہ، برطانیہ، اپیٹن
ماریش، جنوبی افریقہ، عربی عرب
ناجیریا، قطر، بنگلہ دیش، آسٹریلیا اور
دنیا کے کئی دیگر ملکوں میں جاتا ہے۔

تعوون کما تھہ بڑھائے

خریدار بنتیں - بنائیں

اشتہارات دیجئے

مالی امداد فراہم کیجئے

جب آپ حق پر میں تو

آپ نے ناموں رسالت ماب ﷺ اور قیادہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کیا تنظیم کیا؟
کیا یہ آپ کی ذمہ داری نہیں کہ قادیانیوں کی خطرناک سُگر میوں کے بارے میں معلومات حاصل کریں؟
اگر ہے تو آج ہی ملکت اسلامیہ کے بین الاقوامی ہفت روزہ



کام طالعہ کجھے

خوبصورت ٹائیٹل

کمپیوٹر کتابت

عمده طباعت

ہر جمعہ کو پابندی
سے شائع ہوتا ہے

إِنْشَاءَ اللَّهِ إِسْ مِيں دُنْيَا و آخرت کا فَائِدہ ہے